یہ رسالہ سُود، اس کی نحوستوں اور اس سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل ہے۔

سُود اور اُس کا علاج

SC 1286

پیش کش: مرکزی مجلسِ شُوریٰ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ سود، اس کی نحوستوں اور اس سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل ہے۔
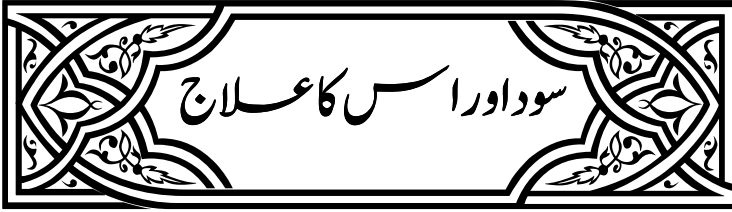
پیش کش

مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

نام بیان: سود اور اس کا علاج

پیش کش: مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

سن طباعت: شعبان المعظم ۱۴۳۱ ھ بمطابق جولائی 2010

ناشر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور (کشمیر)

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-93

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''سود اور اس کا علاج'' کے 14 حُروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی ''14 نیّتیں''

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ ﴿المعجم الکبیر، الحدیث: 5942، ج6، ص185﴾

دو مَدَنی پھول:

1. بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
2. جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ رضائے الٰہی کیلئے اس رسالے کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿6﴾ حتَّی الوسعْ اِس کا باوُضُو اور ﴿7﴾ قِبلہ رُو مطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ دوسروں کو یہ رسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿12﴾ اس حدیثِ پاک ''تَہَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ ﴿مؤطا امام مالک، الحدیث: 1731، ج2، ص407﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ رسالہ خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ ﴿13﴾ اس رسالے کا مطالعہ کر کے خود بھی سود سے بچوں گا اور دوسروں کو بھی اس لعنت سے بچانے کی کوشش کروں گا۔ ﴿14﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔ ﴿اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سود اور اس کا علاج[1]

درود شریف کی فضیلت:

ایک شخص نے خواب میں ایک خوفناک شکل دیکھی، گھبرا کر پوچھا: ''تُو کون ہے؟'' تو اُس نے جواب دیا: ''میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔'' پوچھا: ''تجھ سے نَجات کی کیا صورت ہے؟'' تو اس نے جواب دیا: ''درودِ پاک کی کثرت۔''[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مـــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) یہ رسالہ مبلغِ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلس شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی کے دو بیانات: ''سود کی نحوست'' اور ''سود اور اس سے بچنے کے طریقے'' کا مجموعہ ہے۔ جو ضروری ترمیم واضافے کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

(2) اَلْقَولُ الْبَدِیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ص 255.

خون کا دریا:

صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے شبِ معراج دیکھا کہ دو شخص مجھے ارضِ مقدس (یعنی بیت المقدس) لے گئے، پھر ہم آگے چل دیئے یہاں تک کہ خون کے ایک دریا پر پہنچے جس میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور دریا کے کنارے پر دوسرا شخص کھڑا تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے، دریا میں موجود شخص جب بھی باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو کنارے پر کھڑا شخص ایک پتھر اس کے منہ پر مار کر اسے اس کی جگہ لوٹا دیتا، اسی طرح ہوتا رہا کہ جب بھی وہ (دریا والا) شخص کنارے پر آنے کا ارادہ کرتا تو دوسرا شخص اس کے منہ پر پتھر مار کر اسے واپس لوٹا دیتا، میں نے پوچھا: ''یہ دریا میں کون ہے؟'' جواب ملا: ''**یہ سود کھانے والا ہے۔**''(1)

بھیانک بیماری:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ جہاں ہمارا معاشرہ بے شمار برائیوں میں مبتلا ہے، وہیں ایک اہم ترین برائی ہمارے معاشرے میں بڑی تیزی کے ساتھ پروان چڑھ رہی ہے، وہ یہ ہے کہ اب کسی حاجت مند کو بغیر سود (Interest) کے

مدینہ

(1) صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب اکل الربا و شاھدہ وکاتبہ، الحدیث: 2085، ج2، ص14.

قرض (Loan) ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ لہٰذا آیئے اس بھیانک بیماری کے بارے میں جانتے ہیں جو ایک وبا کی طرح ہمارے معاشرے میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔ حالانکہ قرض دینے کے بے شمار فضائل مروی ہیں۔ چنانچہ،

تین خوش نصیب بندے:

سرکارِ مدینہ، راحت قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''تین طرح کے مومن بندوں کو اجازت ہو گی کہ وہ جنت کے جس دروازے سے چاہیں داخل ہو جائیں اور جو نعمت چاہیں اختیار کریں: (۱)۔۔۔ مقتول کے ورثاء، جو قاتل کا خون معاف کر دیں۔ (۲)۔۔۔ جو حاجت مندوں کو قرض دیں۔ (۳)۔۔۔ اور جو ہر فرض نماز کے بعد دس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد شریف پڑھا کریں۔''(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں تین خوش نصیب بندوں کا تذکرہ ہے جن میں ایک وہ بھی ہے جو حاجت مندوں کو قرض دیتا ہے۔ کیونکہ جو کسی محتاج کو قرض دیتا ہے بروزِ قیامت اسے اجر و ثواب کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے گا۔ مگر افسوس! ہمارے یہاں قرض تو دیا جاتا ہے مگر سود پر، اور آخرت کا ثواب نہیں دیکھا جاتا، حالانکہ قرض دینا کس قدر ثواب کا باعث ہے اس کو اس حدیثِ پاک سے سمجھئے:

مـــــــــدینہ

(1) مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث 1788، ج 2، ص 196، بتغیر قلیل.

قرض دینے کا ثواب:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر قرض صدقہ ہے۔''(1)

اسی طرح حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے شبِ معراج جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ چنانچہ، میں نے جبرائیل سے اس بارے میں پوچھا کہ قرض کے صدقہ سے افضل ہونے کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ (صدقہ تو) وہ بھی مانگ لیتا ہے جو محتاج نہ ہو مگر قرض مانگنے والا حاجت و ضرورت کے بغیر قرض نہیں مانگتا۔(2)

مقروض پر نرمی سے بخشش ہو گئی:

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا، ہاں البتہ! وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے نوکروں سے کہا کرتا کہ **مقروض خوشحال ہو تو اس سے قرض لے لینا اور اگر تنگدست ہو تو مت لینا** (بلکہ در گزر فرمانا اور مزید مہلت

مــدینه

(1) المعجم الاوسط، الحدیث: 3498، ج2، ص345

(2) سنن ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب القرض، الحدیث: 2431، ج3، ص154

دے دینا)۔اے کاش! ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ بھی ہم سے در گزر فرمائے۔'' چنانچہ، جب اس نے جہانِ فانی سے کوچ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے دریافت فرمایا:''کیا تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی؟''اس نے عرض کی:''نہیں، ہاں البتہ! میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے خادم کو قرض کی وصولی کے لئے بھیجتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ خوشحال سے تو لے لینا مگر تنگدست سے مت لینا بلکہ در گزر کرنا، ہو سکتا ہے کہ (اسی کے سبب) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے بھی در گزر فرمائے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:''(جاؤ!) **میں نے تمہیں بخش دیا۔''**(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قرض دینے اور حاجت مند اور تنگدست پر رحم و شفقت کی کس قدر برکت ظاہر ہوئی۔ ہمارے اسلاف بکثرت قرض دینے کے ساتھ ساتھ حاجت مند اور تنگدست پر رحم اور عفو و در گزر کا معاملہ بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ،

سارا قرض معاف کر دیا:

حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم امامِ ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ جا رہا تھا کہ ایک شخص آپ کو دیکھ کر چھپ گیا اور دوسرا راستہ اختیار کیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے اسے پکارا، وہ آیا تو پوچھا کہ تم نے

مدینہ

(1) المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ، الحدیث: 8738، ج3، ص285

راستہ کیوں بدل دیا؟ اور کیوں چھپ گئے؟ اس نے عرض کی: ''**میں آپ کا مقروض ہوں، میں نے آپ کو دس ہزار درہم دینے ہیں جس کو کافی عرصہ گزر چکا ہے اور میں تنگدست ہوں، آپ سے شرماتا ہوں۔**'' امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے فرمایا: ''**سُبْحَانَ اللہ! میری وجہ سے تمہاری یہ حالت ہے، جاؤ! میں نے سارا قرض تمہیں معاف کر دیا۔** اور میں نے اپنے آپ کو اپنے نفس پر گواہ کیا۔ اب آئندہ مجھ سے نہ چھپنا۔ اور سنو جو خوف تمہارے دل میں میری وجہ سے پیدا ہوا مجھے وہ بھی معاف کر دو۔''(1)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! قربان جایئے سَیِّدُنا امامِ اعظم امامِ ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک سیرت پر، کس قدر تنگدست پر شفقت فرمائی اور نہ صرف اپنا قرض معاف کر دیا بلکہ اس کے دل میں جو خوف پیدا ہوا اس پر بھی کمال درجہ کی عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معافی طلب کر رہے ہیں۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا امامِ اعظم امامِ ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تقویٰ کمال درجہ کا تھا۔ آپ حاجت مندوں کو نہ صرف قرض دیا کرتے بلکہ درگزر سے بھی کام لیا کرتے۔ اور قرض پر کسی قسم کا نفع لینے سے ہمیشہ خوفزدہ رہتے کہ کہیں سود میں مبتلا نہ ہو جاؤں، سَیِّدُنا امامِ اعظم امامِ ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سود تو سود، کے شبہات سے بھی اپنے تقویٰ کے سبب بچا کرتے تھے۔ چنانچہ،

مــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ج1، الجزء الاول، ص260

سود کے شبہات سے بچنا:

سَیِّدُنا امامِ اعظم امامِ ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک جنازہ پڑھنے تشریف لے گئے، دھوپ کی بڑی شدت تھی اور وہاں کوئی سایہ نہ تھا، ساتھ ہی ایک شخص کا مکان تھا، جس کی دیوار کا سایہ دیکھ کر لوگوں نے سَیِّدُنا امامِ اعظم امامِ ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ حضور! اس مکان کے سایہ میں کھڑے ہو جائیے۔ میرے آقا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے ارشاد فرمایا کہ **اس مکان کا مالک میرا مقروض ہے اور اگر میں نے اس کی دیوار سے کچھ نفع حاصل کیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کہیں سود لینے والوں میں شُمار نہ ہو جاؤں۔** کیونکہ مدینے والے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''جس قرض سے کچھ نفع لیا جائے وہ سود ہے۔'' چنانچہ، آپ دھوپ ہی میں کھڑے رہے۔ (1)

قرض پر نفع لینا سود ہے:

فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا الشاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن قرض پر نفع لینے کے متعلق فرماتے ہیں: ''**قرض دینے والے کو قرض پر جو نفع و فائدہ حاصل ہو وہ سب سود اور نرا حرام ہے۔** حدیث میں ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''**کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ**

مـــــــــــــــــــدینہ

(1) تذکرۃ الاولیاء، ص188

مَنۡفَعَۃً فَھُوَ رِبًا" قرض سے جو فائدہ حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔"(1)

قرآنِ کریم میں سود کی حرمت کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! سود قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔اس کی حرمت کا منکر کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مبتلا ہو وہ فاسق اور مردود الشہادۃ ہے۔(یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جاتی) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں اس کی بھرپور مذمت فرمائی ہے۔چنانچہ، سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 275 تا 278 میں ہے:

اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَہٗ مَوۡعِظَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ فَانۡتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمۡرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سُود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سُود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ج17، ص713

اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾ یَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرۡبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیۡمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۷۸﴾ (پ3، البقرۃ: 275تا278)	اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے۔ اللّٰہ ہلاک کرتا ہے سُود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللّٰہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔ بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔ اے ایمان والو اللّٰہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو۔

شانِ نزول:

صدر الافاضل، حضرتِ علامہ مولٰینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی ''**خزائن العرفان**'' میں اس آیتِ کریمہ کے شانِ نزول کے بارے میں کچھ یوں فرماتے ہیں: ''یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حُرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور اُن کی گراں قدر سودی

رقمیں دُوسروں کے ذمہ باقی تھیں، اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبہ بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں۔"(1)

اس کے بعد اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے:

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَكُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِكُمۡ ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷۹﴾ (پ3، البقرۃ: 279)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔

تفسیر:

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولٰنا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: "یہ وَعید وتَہدِید میں مبالغہ و تَشدِید ہے۔ (یعنی) کس کی مجال کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے۔ چنانچہ، اُن اصحاب نے اپنے سودی مطالبے چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب؟ اور تائب ہوئے۔"(2)

مـــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) خزائن العرفان، پ3، البقرۃ: تحت الآیۃ 278

(2) المرجع السابق، تحت الآیۃ 279

احادیثِ مبارکہ میں سود کی حرمت

کثیر احادیثِ مبارکہ میں سود کی بھرپور مذمت فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ،

ہلاکت خیز سات چیزیں:

شہنشاہِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''سات چیزوں سے بچو جو کہ تباہ وبرباد کرنے والی ہیں۔'' صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ سات چیزیں کیا ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''﴿1﴾ شرک کرنا ﴿2﴾ جادو کرنا ﴿3﴾ اسے ناحق قتل کرنا کہ جس کا قتل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام کیا ﴿4﴾ **سود کھانا** ﴿5﴾ یتیم کا مال کھانا ﴿6﴾ جنگ کے دوران مقابلہ کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا ﴿7﴾ اور پاکدامن، شادی شدہ، مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔'' (1)

سود سے ساری بستی ہلاک ہو جاتی ہے:

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ **جب کسی بستی میں زنا اور سود پھیل جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بستی والوں کو ہلاک کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔** (2)

---

(1) صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ تعالٰی ان الذین یاکلون اموال الیتمی۔۔الایۃ، الحدیث: 2766، ج2، ص242

(2) کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، ص69

سود سے پاگل پن پھیلتا ہے:

نبیوں کے سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: ''جس قوم میں سود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔''(1)

سود خور کے پیٹ میں سانپ:

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ میرے آقا، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جا رہے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے عرض کی: ''یہ سود خور ہیں۔''(2)

آہ صد کروڑ آہ! آج ہمارے پیٹ میں اگر معمولی سا کیڑا اچلا جائے، تو طبیعت میں بھونچال آ جاتا ہے۔ قیامت کا یہ سخت عذاب کیسے برداشت کریں گے؟ سود کھانے والے لوگوں کے پیٹ اتنے بڑے ہوں گے جیسا کہ کسی مکان کے کمرے ہوں۔ ان میں سانپ اور بچھو وغیرہ ہوں گے۔ کس قدر بھیانک عذاب ہے۔ اَللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی ہم سب کو سود کی آفت سے محفوظ فرمائے۔

مـــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، ص 70

(2) سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، الحدیث: 2273، ج3، ص 72

سودی کاروبار میں شرکت باعثِ لعنت ہے:

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔ (1)

اے سودی کھاتے لکھنے اور سود پر گواہ بننے والو! دیکھو کس قدر وعید مروی ہے۔

سود کھانا جیسے اپنی ماں سے زنا کرنا:

مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''بے شک سود کے 72 دروازے ہیں، ان میں سے کمترین ایسے ہے جو کوئی مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔'' (2)

ایک روایت میں سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''سود کے 70 دروازے ہیں، ان میں سے کم تر ایسا ہے جیسے کوئی مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔''(3)

مــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) صحیح مسلم، کتاب المساقات، باب لعن آکل الربا و موکلہ، الحدیث: 1598، ص862

(2) المعجم الاوسط، الحدیث: 7151، ج5، ص227

(3) شعب الایمان، الحدیث: 5520، ج4، ص394

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فتاویٰ رضویہ ج17، ص307 پر اس حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''توجو شخص سود کا ایک پیسہ لینا چاہے اگر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد مانتا ہے تو ذرا گریبان میں منہ ڈال کر پہلے سوچ لے کہ اس پیسہ کا نہ ملنا قبول ہے یا اپنی ماں سے ستر ستر (70) بار زنا کرنا۔ سود لینا حرام قطعی و کبیرہ وعظیمہ ہے جس کا لینا کسی طرح روا نہیں۔'' (1)

ناعاقبت اندیش لوگ:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دور میں بعض افراد سود (Interest) کے بارے میں بہت کلام کرتے ہیں اور طرح طرح سے سودی معاملات میں راہیں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ سود کی اتنی سخت روایات اور وعیدوں کی کیا حکمت ہے؟ کبھی کہتے ہیں اگر سودی کاروبار بند کر دیں گے تو بین الاقوامی منڈی (International Market) میں مقابلہ کیسے کر سکیں گے؟ کبھی کہتے ہیں دوسری قوموں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ اور کبھی انتہائی کم شرحِ سود (Interest rate) کی آڑ لے کر لوگوں کو اکساتے ہیں، طرح طرح کی بد ترین راہیں کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ج17، ص307

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ شریف** میں اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''کافروں نے اعتراض کیا تھا: ﴿اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ﴾ بے شک بیع بھی تو سود کی مثل ہے۔ **تم جو خرید وفروخت کو حلال اور سود کو حرام کرتے ہو ان میں کیا فرق ہے؟** بیع میں بھی تو نفع لینا ہوتا ہے۔''

یہ اعتراض نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نقل کیا: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾ یعنی اللہ نے حلال کی بیع اور حرام کیا سود۔ اور پھر ارشاد فرمایا: ''**تم ہوتے ہو کون؟ بندے ہو، سرِ بندگی خم کرو۔** حکم سب کو دیئے جاتے ہیں، حکمتیں بتانے کے لئے سب نہیں ہوتے، آج دنیا بھر کے ممالک میں کسی کی مجال ہے کہ قانون ملکی کسی دفعہ پر حرف گیری کرے کہ یہ بے جا ہے، یہ کیوں ہے؟ یوں نہ ہونا چاہئے، یوں ہونا چاہئے۔ **جب جھوٹی فانی مجازی سلطنتوں کے سامنے چون وچراں کی مجال نہیں ہوتی تو اس ملک الملوک، بادشاہِ حقیقی، اَزَلی، اَبدی کے حضور کیوں اور کس لئے، کا دم بھرنا کیسی سخت نادانی ہے۔**''(1)

اور جو ان احکامات کو قید و بند سے تعبیر کرتا ہے کہ یہ کیسی قیود ہم پر لازم کر دی گئیں؟ اسے اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت سمجھا رہے ہیں: ''**جو آج بے**

مدینہ

(1) فتاوٰی رضویہ، ج17، ص359

قیدی چاہے کل نہایت سخت قید میں شدید قید میں گرفتار ہو گا۔ اور جو آج احکام کا مُقیَّد رہے کل بڑے چین کی آزادی پائے گا۔''

اس کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ ہے، کافر کے لئے جنت، مسلمانوں سے کس نے کہا کہ کافروں کی اموال کی وسعت اور طریقِ تحصیلِ آزادی اور کثرت کی طرف نگاہ پھاڑ کر دیکھے۔ اے مسکین! تجھے تو کل کا دن سنوارنا ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ ﴿پ19، الشعراء: 88، 89﴾

جس دن نہ مال نفع دے گا نہ اولاد، مگر جو اللہ کے حضور سلامتی والے دل کے ساتھ حاضر ہوا۔

اے مسکین! تیرے رب نے پہلے ہی تجھے فرمادیا ہے:

وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ ﴿پ16، طه: 131﴾

اپنی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ اس دنیاوی زندگی کی طرف جو ہم نے کافروں کے کچھ مردوں و عورتوں کے برتنے کو دی تاکہ وہ اس کے فتنہ میں پڑے رہیں اور ہماری یاد سے غافل ہوں اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور باقی رہنے والا۔ (1)

مــــــــــــــــــــدینہ

(1) فتاویٰ رضویه، ج17، ص360

اَسلاف کا اندازِ حیات:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کے اندازِ حَیات کی کچھ جھلک ملاحظہ کیجئے کہ کس طرح دُنیاوی عیش و آرائش سے دور رہ کر آخرت کو بہتر بنانے والی زندگی گزارتے تھے۔ چنانچہ،

بارونق گھر دیکھ کر رو پڑے:

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مُطِیع علیہ رَحمۃُ السَّمِیع نے ایک دن اپنے بارونق گھر کو دیکھا تو خوش ہوگئے مگر پھر فوراً رونا شروع کر دیا اور فرمایا: ''اے خوبصورت مکان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تجھ سے خوش ہوتا اور اگر آخرکار تنگ قَبْر میں جانا نہ ہوتا تو دنیا اور اس کی رَنگینیوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔'' یہ فرمانے کے بعد اِس قَدَر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (1)

دنیا آخِرت کی تیّاری کیلئے مخصوص ہے:

حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جو سب سے آخِری خُطبہ ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں دنیا محض اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اسکے ذَرِیعے آخِرت کی تیّاری کرو اور اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بیشک دنیا محض

مــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) اِتحَافُ السَّادَۃِ الْمُتَّقِیْن، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الاول فی ذکر الموت، ج14، ص32

فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بَہکا کر باقی (آخرت) سے غافل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر تَرجیح نہ دو کیونکہ دنیا مُنقَطِع (مُن۔قَ۔طِع) ہونے والی ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رُوک اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذَرِیْعہ ہے۔" (1)

ہے یہ دنیا بے وفا آخِر فنا
نہ رہا اس میں گدا نہ بادشاہ

آہ سود ہی سود:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملہ میں چون وچرا کرے اور کفار کے مال کی فراوانی دیکھ کر اپنے آپ کو حرام روزی میں مبتلا کرے، **مگر ہائے افسوس! صد کروڑ افسوس! آج مسلمان بے باکی کے ساتھ گناہوں کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور دنیا کی زیب وزینت میں اس قدر منہمک ہوتا جا رہا ہے کہ اسے اس بات کی بھی پرواہ نہیں رہی کہ جو قرض (Loan) لے رہا ہے وہ سود (Interest) پر مل رہا ہے یا بغیر سود (Interest)۔**

مدینہ

(1) شعب الایمان، کتاب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: 10612 ج7، ص369

۔۔۔۔۔۔کسی کا گھر ٹوٹا ہوا ہے، جیب میں رقم نہیں، پریشان ہے کہ کیا کروں؟ تو کوئی مشورہ دیتا ہے: ''ارے پریشان کیوں ہوتے ہو؟ بہت سے سودی ادارے بنے ہوئے ہیں، تم بات تو کرو، بات کرنے کی بھی حاجت نہیں، فون تو کرو، تمہیں گھر بنانا ہے، قرض (Loan) لے لو، وہ تمہیں قرض (Loan) دے دیں گے، نتیجہ میں **سود دے دینا۔**''

۔۔۔۔۔۔اچھا! تمہارا بچہ اس گھر میں خوش نہیں ہو رہا؟ کیوں پریشان ہو رہے ہو؟ اپنے بچے کو مت رُلاؤ! اسے خوش کرو، یہ گھر بیچ کر بنگلہ لے لو، کوئی مسئلہ نہیں، قرض دینے والے ادارے بہت ہیں، بس قرض لے لو، **سود دے دینا۔**

۔۔۔۔۔۔فیکٹری بنانی ہے؟ پیداوار (Production) بڑھانی ہے؟ مزید کارخانے لگانے ہیں؟ کاروبار کو وسعت و ترقی دینی ہے؟ انویسٹمنٹ (Investment) نہیں ہے؟ سرمایہ (Capital) کم پڑ گیا ہے؟ کیوں پریشان ہو رہے ہو؟ **سودی ادارے بہت، قرض دینے والے ادارے بہت، قرض لے لو، سود دے دینا۔**

۔۔۔۔۔۔''بیٹی کی شادی کرنا ہے؟ کیوں پریشان ہو؟'' پریشان اس لئے ہو رہا ہوں کہ سادگی سے شادی تو کر لوں گا لیکن یہ رسومات (Customs, Traditions)، یہ ڈھولک، یہ مہندی، یہ ناچ گانا، یہ باجے، یہ کئی کئی ڈِشوں کا کھانا اور پھر بہت سے لوگوں کو جمع کر کے اپنی شہرت چاہنے کی ہوس۔ اس کیلئے تو بہت

بڑی رقم چاہئے۔ تو کوئی مشورہ دیتا ہے:''**کیوں پریشان ہوتے ہو؟ تم بھی اپنی بیٹی کی شادی کر لوگے، پریشان مت ہو، قرض دینے والے ادارے بہت ہیں، قرض لے لو، سود دے دینا۔**''

- ۔۔۔۔۔۔گاڑی چاہئے؟ پیسے نہیں ہیں؟ کیا پرواہ ہے، کیوں پریشان ہو رہے ہو؟ قرض لے لو، **سود دے دینا۔**
- ۔۔۔۔۔۔موٹر سائیکل چاہئے؟ قرض لے لو، سود دے دینا۔ ٹریکٹر چاہئے؟ فصلوں کے لئے مال چاہئے؟

ان تمام چیزوں کے لئے پیسہ چاہئے؟ کوئی مسئلہ نہیں، ادارے بہت ہیں، قرض دینے والے بہت بڑھ گئے ہیں، آؤ! آؤ! میں تمہیں قرض دلا دیتا ہوں۔ ہم پوچھیں گے: **کیا یونہی قرض مل جاتا ہے؟ نہیں! نہیں! یونہی قرض نہیں ملے گا، سود دے دینا،** بس تھوڑا سا سود ہی تو دینا ہے، کما کما کر سود بھرتے جانا۔

- ۔۔۔۔۔۔**بلڈنگ بنانی ہے؟ قرض لے لو، سود دے دینا۔**
- ۔۔۔۔۔۔**امپورٹ (Import) ایکسپورٹ (Export) بڑھانا ہے؟ کوئی بات نہیں، قرض (Loan) لے لو، سود دے دینا۔**
- ۔۔۔۔۔۔ پلاٹ خریدنا ہے؟ قیمتیں بڑھ رہی ہیں، خوب رقم لگانے (Financing) کا موقع ملا ہے، کوئی مسئلہ نہیں، ڈرنا نہیں، ادارے بہت ہیں، سود پر قرض لے لو، زمین (Land) خرید لو، کارنر (Corner) کا پلاٹ خرید لو،

جلدی جلدی قرض لے لو، ہاں ہاں کوئی مسئلہ نہیں، **بس سود دے دینا۔**

آج مختلف ذرائع اِبلاغ (Media) کے ذریعے مسلمانوں کو مختلف لالچ دے کر شرحِ سود (Interest rate) کم کر کے سود پر قرض (Loan) لینے پر اُکسایا جارہا ہے، سود کی درخواست (Application) داخل کرنے پر قرعہ اندازی اور انعامات کا لالچ دیا جارہا ہے۔

میرے میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ارے مال و دنیا اور بیوی بچوں کی بے جا محبت نے اتنا اندھا کر دیا کہ سودی کاروبار اور سودی لین دین میں پڑ گئے۔ اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ روٹھ گئے اور سود کی وجہ سے عذاب نے آلیا تو کیا کریں گے؟

سود خور کو اعلانِ جنگ:

سود خور کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے جنگ کا اعلان ہے۔ چنانچہ، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

(پ3، البقرۃ: 279)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللّٰہ اور اللّٰہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔

علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام **فرماتے ہیں کہ دو مجرموں کے سوا کسی کو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی طرف سے اعلانِ جنگ نہیں کیا گیا: ایک سود لینا اور دوسرے اولیاء اللہ سے عداوت رکھنا۔** چنانچہ،

حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''**جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں نے اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کیا**، میرے کسی بندے نے میرے فرائض کی بجاآوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔'' (1)

یعنی جو سود لیتا ہے اس سے بھی اعلانِ جنگ ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی سے عداوت و بغض رکھتا ہے اس کے لئے بھی اعلانِ جنگ ہے۔

مـــــــــــــــدینه

(1) صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: 6502، ج4، ص248

اے سود خور! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اُخروی یا دُنیاوی جنگ کا یقین کر لو، تمہیں دنیا و آخرت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ غور کر لو، سوچ لو، کیا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لڑ سکتے ہو؟ کیا تم عذابِ الٰہی کو برداشت کر سکتے ہو؟ ہر گز نہیں، ہر گز نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! کوئی شخص لمحہ بھر عذابِ الٰہی برداشت نہیں کر سکتا۔

اے سود خور! تم مکھی مچھر کا مقابلہ نہیں کر سکتے، ایک معمولی بیماری (Disease) برداشت نہیں کر سکتے تو گناہ کس ہمت پر کرتے ہو؟ توبہ کر لو، عاجزی اختیار کر لو اور چھوڑ دو تمام سودی کاموں کو۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

سود کی نحوست اور اس کی تباہ کاریاں

(The Curse of Interest)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سود کی نحوست اور اس کی دنیا و آخرت کی تباہ کاریاں جانتے ہیں، کیونکہ اب سودی ادارے گھر گھر، دفتر دفتر جا کر سود پر رقم دینے کے لئے عملہ (Staff) رکھ رہے ہیں، کہیں **میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نہ پھسل جانا، کوئی آ کر آپ کو دولت کمانے کا فارمولہ بتا کر سودی قرض لینے میں مبتلا نہ کر دے کہ سود سے دنیا بھی برباد ہوتی ہے اور آخرت بھی۔

سود خور حاسد بن جاتا ہے:

سود خور حاسد بن جاتا ہے۔ اس کی تمنا ہوتی ہے کہ اس سے قرض لینے والا نہ تو کبھی پھلے پھولے اور نہ ہی ترقی کرے، کہ اُس کے پھلنے پھولنے میں اِس کی آمدنی تباہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جس نے اِس سے سود پر قرض لیا اگر وہ ترقی کر جائے گا اور قرض اتار دے گا تو اس کی آمدنی ختم ہو جائے گی۔ یہی حسد اسے کہیں کا نہیں چھوڑتا۔

ماہِ نُبُوَّت، مَنبعِ جود و سخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''حسد (Envy,Jealousy) سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''[1]

سود خور بے رحم ہو جاتا ہے:

سود خور کے دل سے رحم نکل جاتا ہے اسے کسی پر ترس نہیں آتا، مجبور سے مجبور شخص اس کے آگے ایڑیاں رگڑتا ہے اور اگر وہ سر کی ٹوپی اتار کر اس کے پاؤں پر رکھ دے تو بھی اسے رحم نہیں آتا۔ کیونکہ سود نے اس کے قلب کو کالا کر دیا ہے۔ اور وہ ہر ایک کی مالی مدد سود ہی کی خاطر کرتا ہے اور اس طرح قرض دینے کے اس عظیم اجر و ثواب سے بھی محروم ہو جاتا ہے جیسا کہ بیان ہوا کہ قرض دینے سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کس قدر راضی ہوتا ہے، قرض دینے سے اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے راضی ہوتے ہیں،

مدینہ

(1) سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحسد، الحدیث 4903، ج4، ص361

قرض دینے سے کس قدر مسلمانوں کی خیر خواہی ہوتی ہے، قرض دینے سے مسلمان کس قدر خوش ہو جایا کرتا ہے لیکن چونکہ سود کی لعنت اس کے اُوپر پڑ گئی اب یہ کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اُخروی ثواب کی خاطر قرض دینے کے لئے تیار ہی نہیں ہے بلکہ جسے بھی قرض دیتا ہے سود کے نام پر دیتا ہے۔

حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر رحم نہیں فرماتا۔'' (1)

سود خور مال کا حریص ہوتا ہے:

سود خور، گھر کے گھر تباہ و برباد کرتا ہے، سب کو اجاڑ کر اپنا گھر بناتا ہے اور مال کی محبت میں دیوانہ وار گھومتا رہتا ہے، صدقہ و خیرات کرنا بھی گوارا نہیں کرتا کہ کہیں مال کم نہ ہو جائے۔ کیونکہ یہی رقم کا وہ ڈھیر ہے جس سے اسے آمدنی حاصل کرنی ہے۔ یہ بدنصیب دولت کا ڈھیر جمع کرنے میں اس قدر حرص کا شکار ہو جاتا ہے کہ اپنے اہل و عیال پر بھی رقم خرچ نہیں کرتا اور اپنے اہل و عیال کو بھی صحیح معنوں میں کھلاتا پلاتا نہیں، بس مال و دولت کی گٹھڑیاں جمع کرتا چلا جاتا ہے۔ اور آخر کار دولت کی یہی ہوس و حرص اسے جہنم کی آگ کا ایندھن بنا ڈالتی ہے۔

مدینہ

(1) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم---الخ، الحدیث: 2319، ص1268

آگ سے ڈرو:

شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے :''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں کلام فرمائے گا کہ اسکے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا، جب وہ بندہ اپنی دائیں جانب نظر ڈالے گا تو اسے وہی کچھ نظر آئے گا جسے اس نے آخرت کیلئے آگے بھیجا تھا اور جب وہ اپنی بائیں جانب نظر ڈالے گا تو اسے وہی نظر آئے گا جسے اس نے آگے بھیجا تھا، پھر جب وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے آگ کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا، لہٰذا آگ سے ڈرو، اگرچہ ایک ہی کھجور کے ذریعے ہو۔'' (1)

آہ! یہ مال کی ہوس اہل وعیال پر صحیح معنوں میں کچھ خرچ کرنے دیتی ہے نہ راہِ خدا میں کچھ خرچ کرنے دیتی ہے۔ یاد رکھئے کہ مال وجاہ کی ہوس دین وایمان کے لئے بے حد خطرناک ہے۔ چنانچہ،

حضرت کعب بن مالک انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔''(2)

مدینہ

(1) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ ولوبشق---الخ، الحدیث: 1016، ص507

(2) سنن الترمذی، کِتَاب الزُّھْدِ، باب 43، الحدیث: 2383، ج4، ص166

تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل ہے:

اے سود خور! ربِّ عزیز و قدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے خبر دار! خبر دار! خبر دار! کہیں ایسا نہ ہو کہ ملی ہوئی جانی، مالی نعمتوں اور آسانیوں کے ذَرِیعے طرح طرح کے گناہوں کا سِلسِلہ بڑھتا رہے اور کسا کسایا سُڈول (یعنی خوبصورت) بدن اور مال و دَھن جہنَّم کا ایندھن بننے کا سبب بن جائے۔ اِس ضمن میں حدیثِ نبوی مع آیتِ قرآنی ملاحظہ کیجئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے تھرّایئے: حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے، حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جب تم دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں گناہ گار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اُسے پسند ہیں تو یہ اُس کی طرف سے ڈِھیل ہے۔'' پھر یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُکِّرُوۡا بِہٖ فَتَحۡنَا عَلَیۡہِمۡ اَبۡوَابَ کُلِّ شَیۡءٍ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰہُمۡ بَغۡتَۃً فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾

﴿پ7، الانعام: 44﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں انکو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔ (1)

مـــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) مُسنَد للامام احمد بن حنبل، حدیث: 17313، ج6، ص 122

گُناہوں کو اچّھا سمجھنا کُفر ہے:

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْحَنَّان اِس آیَتِ کریمہ کے تَحت ''تفسیرِ نورُ العرفان'' میں فرماتے ہیں: اِس آیَتِ کرِیمہ سے معلوم ہوا کہ گناہ و مَعاصی کے باوُجُود دُنیوی راحتیں ملنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غضَب اور عذاب (بھی ہو سکتا) ہے کہ اِس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دِلیر ہو جاتا ہے، بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ ''گناہ اچّھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں'' یہ کُفر ہے۔ (1) مزید فرمایا: نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبُّر اور شیخی کے طور پر ہو تو بُرا ہے اور طریقہ کُفّار ہے اور اگر شُکْر کے لئے ہو تو بہتر ہے، طریقہ صالحین ہے۔

عبرت انگیز کتبہ:

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زکریّا تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''خلیفہ سُلیمان بن عبدالملِک مسجدِ حَرام شریف میں موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک پتّھر (Stone) لایا گیا جس پر کوئی تحریر کندہ (Engraved) تھی۔ اُس نے اَیسے شخص کو بُلانے کا کہا جو اِس کو پڑھ سکے۔ چُنانچہ، مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن

مدینہ

(1) یعنی گناہ کو گناہ تسلیم کرنا فرض ہے۔ اِس کو جان بوجھ کر اچّھا کہنا یا اچّھا سمجھنا کُفر ہے۔ کفریہ کلمات کی تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب ''**کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب**'' کا مطالَعہ فرمایئے۔

مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا: ''اے ابنِ آدم! اگر تُو اپنی موت کے قریب ہونے کو جان لے تو لمبی لمبی اُمیدوں سے کنارہ کشی اِختیار کرکے اپنے نیک عمل میں زِیادَتی کا سامان کرے اور حِرص ولالچ اور دنیا کمانے کی تدبیریں کم کردے۔ (یاد رکھ!) اگر تیرے قدم پھسل گئے تو روزِ قِیامت تجھے نَدامت کا سامنا ہوگا۔ تیرے اَہل وعیال تجھ سے بے زار ہوجائیں گے اور تجھے تکلیف میں مبتَلا چھوڑ دیں گے۔ تیرے ماں باپ اور عزیز واَحباب بھی تجھ سے جُدا ہوجائیں گے۔ تیری اَولاد اور قریبی رشتے دار تیرا ساتھ نہ دیں گے۔ پھر تُو لوٹ کر دنیا میں آسکے گا نہ ہی نیکیوں میں اِضافہ کرسکے گا۔ پس اُس حسرت وندامت کی ساعت سے پہلے آخِرت کیلئے عمل کرلے۔''(1)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی مَحل بھی
جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی
یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مدینہ

(1) ذَمُّ الھَوٰی، الکتاب الخمسون، الحدیث 1270، ص436

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْلمند کو چاہئے کہ وہ اپنی گزَشتہ زِندگی کا جائزہ لے، اپنے گناہوں پر نادِم ہو کر ان سے سچی توبہ کرے، زِیادہ دیر زِندہ رہنے کی اُمید کے دھوکے میں نہ پڑے بلکہ قَبْر و آخِرت کی تیّاری کیلئے فوراً نیک اَعمال میں لگ جائے، دَولت و مال اور اَہل وعیال کی محبَّت میں نیکیاں چھوڑے نہ گناہوں میں پڑے کہ ان سب کا ساتھ تو دم بھر کا ہے اور نیکیاں قَبْر و آخِرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی۔

عزیز، اَحْباب، ساتھی دم کے ہیں، سب چُھوٹ جاتے ہیں
جہاں یہ تار ٹوٹا، سارے رِشتے ٹوٹ جاتے ہیں

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! ایسی فکرِ آخِرت اُسی وَقْت حاصل ہو سکتی ہے جب ہم موت کو ہر وَقْت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور اس دارِ فنا کی فانی اَشیاء کی دل میں کچھ وُقْعَت ہی نہ سمجھیں۔ بلکہ جب بھی اِس دنیا کی کسی چیز کو دیکھ کر خوشی حاصل ہو تو فوراً یہ بات یاد کریں کہ عنقریب یہ فنا ہو جائیگی یا مجھے اِسے چھوڑ کر جانا پڑے گا۔

جب اس بَزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر
اور اٹھتے چلے جارہے ہیں برابر
یہ ہروقْت پیشِ نظر جب ہے منظر
یہاں پر تِرا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سود خور کا مال اسے کوئی نفع نہیں دیتا:

سود خور جب مرے گا تو اس کا مال اسے کوئی نفع نہ دے گا بلکہ وہ اپنا سب مال و اسباب پیچھے چھوڑ جائے گا۔

صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بندہ کہتا ہے میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ اس کا مال تو صرف تین طرح کا ہے: (۱) جو اس نے کھا کر فنا کر دیا (۲) جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور (۳) جو صدقہ کر کے محفوظ کر لیا۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جائے گا۔'' (1)

سود کا انجام کمی پر ہوتا ہے:

سود خور چونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور غضب کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ صرف مال کی زیادتی کو ترجیح دیتا ہے۔ پس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف اس زیادتی کو ختم کر دیتا ہے بلکہ اصل مال کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سود خور کا انجام انتہائی فقر پر ہوتا ہے، جیسا کہ اکثر سود خوروں کا مشاہدہ بھی کیا گیا ہے۔

مـــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، الحدیث: 2958، ص1582

اگر فرض کرلیں کہ وہ اسی دھوکا میں مبتلا ہوکر اس دارِ فانی سے چل بسا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے وارثوں کے ہاتھوں اس کا مال تباہ و برباد کر دے گا۔ اور دنیا و آخرت میں ذلت ورسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ ﴿پ3، البقرۃ:276﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سُود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا بڑا گنہگار۔

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''(ظاہری طور پر) سود اگرچہ زیادہ ہی ہو آخر کار اس کا انجام کمی پر ہوتا ہے۔''(1)

ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں یہ وسوسہ (Temptation) آئے کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ کفار وغیرہ سود سے خوب پھل پھول رہے ہیں، ہم نے تو کسی کو برباد ہوتے نہیں دیکھا، تو ہمیں ہی کیوں اتنا ڈرایا جاتا ہے؟

ارے میرے نادان اسلامی بھائی! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ گوبر(Cow-dung) کا کیڑا (Worm) گوبر کھا کر زندہ رہتا ہے مگر بلبل (Nightingale) کبھی گوبر پسند نہیں کرتی۔ اور کتے (Dog) کی خوراک ہڈی (Boan)

---

(1) المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: 4026، ج2، ص109

ہے مگر بکری (Goat) ہڈی (Boan) نہیں کھایا کرتی۔ مؤمن مومن ہے، کافر کافر ہے۔ اے مسلمان! اُسے یعنی حرام کھانے والے کو دیکھ کر تم کیوں وسوسے کا شکار ہوتے ہو؟ یہ بے وقوفی و نادانی ہے، یہ ایمان کی کمزوری ہے، ان کا کثرتِ مال مت دیکھو، یاد رکھو کہ برکت اور کثرت میں بہت فرق ہے۔

برکت اور کثرت میں فرق:

کثرت کے معنی ہیں زیادتی اور **برکت** کے معنی ہیں جم جانا، نہ نکلنا۔ یعنی تھوڑی سی نعمت مبارک ہو تو بہت فائدہ دیتی ہے، چنانچہ، برکت والی تھوڑی سی بارش رحمت ہوتی ہے مگر کثرت کی بارش کبھی عذاب بھی بن جایا کرتی ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ سال میں ایک کتیا (Bitch) کتنے بچے جَنْتی ہے؟ اور ایک بکری یا گائے وغیرہ کتنے بچے جَنْتی ہیں؟ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ کتیا سال میں کئی کئی بچے جَنْ جاتی ہے، مگر گائے یا بکری وغیرہ بس ایک دو بچے ہی جَنْتی ہیں اور اس کے باوجود ریوڑ بھی انہی کے بنتے ہیں اور کتوں کے کبھی ریوڑ نہیں بنتے۔

اسی طرح روزانہ ہزاروں کی تعداد میں گائے اور بکریاں ذبح کی جاتی ہیں اور حج کے دنوں مِنٰی کے میدان میں، ان پر بہار فضاؤں میں لاکھوں کی تعداد میں یہ جانور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ذبح کئے جاتے ہیں، **مسلمان کروڑوں کی تعداد میں بکر عید پر گائے اور بکروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ذبح کرتے ہیں۔ مگر یہ کتا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کبھی نہیں کٹتا، کیونکہ یہ حرام ہے۔ پس جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام قرار دیا ہے وہ تعداد میں**

کثیر تو ہو سکتی ہے مگر برکت سے خالی ہوتی ہے اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حلال قرار دیا ہے وہ قلت کے باوجود برکت والی ہوتی ہے۔

سود خور مظلوم کی بددعا سے ہلاک ہو جاتا ہے:

سود خور کو لوگ برا جانتے ہیں اسے فاسق و فاجر کہتے ہیں، اس کے پاس اپنی امانتیں نہیں رکھواتے، سود خور کے ہاتھوں جو غربا و فقرا برباد ہوتے ہیں اور جن سے سود وصول کرنے میں یہ سختی کرتا ہے یقیناً ان کی بددعاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی ایک بنیادی سبب ہے جو اس کی جان و مال سے خیر و برکت کے خاتمے کا باعث بنتا ہے کیونکہ مظلوم کی دعا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جب حضرت سَیِّدُنا معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔''(1)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' جلد اول صَفْحَہ 719 پر

مدینہ

(1) صحیح البخاری، کتاب المظالم و الغصب، باب الاتقاء والحذر من دعوۃ المظلوم، الحدیث: 2448، ج2، ص128

ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جب مظلوم ظالم کے لئے بد دعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مظلوم سے ارشاد فرماتا ہے: ''میں ضرور تیری مدد فرماؤں گا اگرچہ کچھ مدت بعد ہی ہو۔''(1)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! سود خور کے ظلم کا شکار ہونے والی ایک عورت نے جب ایک سود خور کے لئے بد دعا کی تو اس کا انجام کیا ہوا آیئے جانتے ہیں۔ چنانچہ،

سود خور حکیم کی عبرتناک موت:

مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) میں ایک حکیم حکمت کی دکان چلاتا تھا، ایک دن وہ حکیم شام کو مطب سے فارغ ہو کر گھر گیا، کھانا کھایا، عشاء کی نماز پڑھی اور معمولاتِ شب سے فارغ ہو کر سو گیا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو اچانک وہ حکیم جاگ اٹھا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس پر بے چینی کی کیفیت طاری تھی، کچھ دیر کے بعد ایک سنسنی خیز منظر یوں رونما ہوا کہ **اس کا پیٹ پھٹا اور تمام گھر میں گندگی اور بدبو کی شدید آندھی چل پڑی، جو پھیلتے پھیلتے پورے محلہ میں پھیل گئی،** بدبو اتنی شدید تھی کہ کئی افراد بیہوش بھی ہو گئے، اہلِ خانہ نے میونسپل کارپوریشن کے لوگوں کو راتوں رات بلایا اور اس بدبودار لاش کو کوڑا کرکٹ والی گاڑی میں ڈلوا کر شہر سے باہر پھینکوا دیا۔

مدینہ

(1) جھنم میں لے جانے والے اعمال، ج1، ص719

اگلی صبح اس سنسنی خیز واقعہ کی خبر تمام علاقے میں پھیل گئی ہر شخص بے چین تھا کہ آخر یہ حکیم ایسا کون سا برا کام کیا کرتا تھا کہ اس قدر شدید عذاب کا شکار ہو کر مرا۔ اس بھیانک انجام کی خبر بتاتے ہوئے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حکیم مطب کے علاوہ سودی لین دین بھی کیا کرتا تھا اور سانحہ والے دن اس نے ایک **مقروض عورت سے سودی رقم کم ہونے پر بد تمیزی کی، جس پر اس نے بد دعا دی اور یوں یہ حکیم سودی لین دین کی وجہ سے عبرتناک عذاب سے دوچار ہو گیا۔**

سود سے معیشت برباد ہو جاتی ہے:

یہ سود ہی کی نحوست ہے کہ ملک سے تجارت کا دیوالیہ (Insolvent) نکل جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دولت چند اداروں ہی میں محدود ہو کر رہ جاتی ہے اور یہ دولت کہ جس کے ذریعے تجارت (Trading) ہوتی ہے۔ جب دولت (Wealth/money) چند اداروں ہی تک محدود ہو جائے گی تو معیشت کی گاڑی کا پہیہ بھی رک جائے گا۔

مثال کے طور پر میں ایک چادر خریدتا اور جس نے مجھے چادر بیچی اس کو نفع ہوتا۔ اور اس طرح چادر کی ڈیمانڈ بڑھتی جس سے اس کی پیداوار بھی بڑھتی اور پھر کپڑے کی انڈسٹری چلتی، ڈائینگ (Dying) کی انڈسٹری چلتی، سوت (Yarn) کا کام چلتا، کپاس (Cotton) کی فصل مزید کاشت کی جاتی، طرح طرح کی برکتیں نصیب ہوتیں، مگر سود کے حصول کی وجہ سے لوگ مارکیٹ (Market) سے پیسہ اٹھا کر مختلف سودی اداروں میں جمع کروا دیتے ہیں۔ کیونکہ انہیں گھر بیٹھے بٹھائے کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

جرائم کا اضافہ:

سود کی نحوست سے جب انڈسٹری (Industry) برباد ہو جاتی ہے تو تجارت (Trading) ختم ہو جاتی ہے اور اس طرح بے روزگاری (Unemployment) بڑھتی ہے۔ جب بے روزگاری بڑھتی ہے تو جرائم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کارخانے تو بند ہو جاتے ہیں مگر لوگوں کی ضرورتیں بند نہیں ہوتیں بلکہ وہ اب بھی ان سے لگی ہوتی ہیں۔ چنانچہ، ایک بے روزگار شخص جب دیکھتا ہے کہ بیوی بچے بھوک سے بِلک رہے ہیں، ماں باپ اُمیدیں باندھے ہیں کہ بیٹا کب کچھ کما کر لائے گا۔ اب یہ شخص سود کی اس نحوست (The curse of ineterest) کی وجہ سے کیا کرتا ہے؟

آہ! اب یہ نوجوان کسی کا موبائل فون چھین لیتا ہے، کسی کی کار چھین لیتا ہے، کسی کے گھر میں ڈکیتی ڈالتا ہے، کسی کی جیب سے پرس مار لیتا ہے۔ پھر یہی نوجوان دولت کی خاطر قتل تک کر دیتا ہے، اسی دولت کی خاطر پلاٹوں پر قبضہ کرتا ہے۔ اسی دولت کی خاطر لوگ مختلف قسم کے جرائم کا شکار ہو جاتے ہیں اور اس طرح معاشرے میں جرائم کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ شخص جو کچھ کر رہا ہے درست کر رہا ہے، بلکہ یقیناً یہ غلط کر رہا ہے، یہ مجرم ہے یعنی ڈکیتی و چوری، موبائل فون چھیننا، لوگوں کی جیبیں کاٹنا، گھروں کو لوٹنا، تجوریاں صاف کرنا وغیرہ یہ سب غلط ہے، اگر بغیر توبہ کئے مر گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُوٹھ گئے تو سخت عذاب کا اندیشہ ہے۔

سود کی اسی نحوست کی وجہ سے دولت بس چند اداروں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے کہ جس کے ذریعے خریدو فروخت اور تجارت ہونی تھی۔ اب اس کا نتیجہ یہ ہے کہ معاشرے میں جرائم بڑھ چکے ہیں۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! رشوت کے قلع قمع پر حکومتی ادارے کام کر رہے ہیں، چوری کی روک تھام کے لئے حکومتی ادارے کام کر رہے ہیں۔**اے کاش!** سود کی اس بڑھتی ہوئی نقل و حرکت کے لئے بھی کوئی حکومتی ادارہ بن جائے، جو سود کی اس نحوست کو روکے۔

بروزِ قیامت سود خور کی حالت:

سود خور کا بروزِ حشر وہ انجام ہو گا کہ الامان والحفیظ۔۔۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''**قیامت کے دن سود خور کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ دیوانہ و مخبوط الحواس ہو گا۔**''[1]

یعنی سود خور قبروں سے اٹھ کر حشر کی طرف ایسے گرتے پڑتے جائیں گے جیسے کسی پر شیطان سوار ہو کر اسے دیوانہ کر دے۔ جس سے وہ یکساں نہ چل سکیں گے۔ اس لئے کہ جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور محشر کی طرف چلیں گے تو

مدینہ

(1) المعجم الكبير، عوف بن مالك، الحديث: 110، ج18، ص60

سب یہاں تک کہ کفار بھی درست چل پڑیں گے مگر سود خور کو چلنا پھرنا مشکل ہو گا اور یہی سود خور کی پہچان ہو گی۔

سود خور کا نفل قبول ہو گا نہ کوئی فرض:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سود خور کو آخرت میں ہلاک فرمائے گا،اس کا صدقہ ، خیرات، حج، صلہ رحمی، جہاد سب برباد ہو گا اس لئے کہ اس نے ساری نیکیاں اس سودی مال سے کی ہوں گی۔ کیونکہ خراب بیج کا پھل بھی خراب ہی ہوتا ہے،اس سود خور کا مال نہ اسے موت کے وقت کام آئے گا نہ موت کے بعد۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے :''سود خور کا نہ صدقہ قبول کیا جائے گا، نہ جہاد، نہ حج اور نہ ہی صلہ رحمی۔''(1)

سود خور کی قبر سے دہکتی آگ نکلتی:

آج سے تقریباً پچاس سال قبل کی بات ہے کہ **جلال پور پیر والا** کے نواحی علاقے کی ایک قبر سے ہر **جمعرات کو دہکتی ہوئی آگ نکلتی تھی**،آگ کے شعلے دور سے واضح دکھائی دیا کرتے تھے،اہلِ علاقہ اس قبر میں مدفون شخص پر عذابِ الٰہی ہوتا ہوا دیکھ کر نہایت پریشان تھے۔ چنانچہ،

مدینہ

(1) تفسیر قرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: 276، ج2، الجزء الثالث، ص274

وہ ایک بزرگ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرہ بیان کیا۔ وہ بزرگ چند دن تک اس عذاب والی قبر پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہے، مختلف اَوراد و وَظائف میں مشغول رہے اور میت کیلئے دعائیں کی بالآخر وہ عذاب کی صورت آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔ **عذاب والی قبر کے متعلق جب معلومات کی گئیں تو پتا چلا کہ صاحبِ قبر ظاہری طور پر تو نیک مسلمان تھا لیکن سود کا لین دین کرتا تھا۔**

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! نہ جانے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غضب کس گناہ پر نازل ہو جائے، ہمیں ہر گناہ سے توبہ کرنی چاہئے۔ ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ارے مال اور دنیا کی محبت نے اتنا اندھا کر دیا کہ سودی کاروبار اور سودی لین دین میں مبتلا ہو کر سود پر قرض لینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روٹھ گئے اور سود کی وجہ سے عذاب نے آلیا تو کیا کریں گے؟

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

حلال وحرام کی تمیز کا ختم ہونا:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! مال حرام آفت ہے اور آہ! اب وہ دور آچکا ہے کہ معاشرے سے حلال وحرام کی تَمیز ختم ہو گئی ہے، انسان مال کی محبت میں اندھا ہو چکا ہے، اسے بس مال چاہئے۔ چاہے جیسے آئے۔ چنانچہ،

حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی پَرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔''(1)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! مالِ حرام میں کوئی بھلائی نہیں، بلکہ اس میں بربادی ہی بربادی ہے، مالِ حرام سے کیا گیا صدقہ قبول ہوتا ہے نہ ہی اس میں برکت ہوتی ہے اور چھوڑ کر مرے تو عذابِ جہنم کا سبب بنتا ہے۔ چنانچہ،

مالِ حرام سے کیا گیا صدقہ مقبول نہیں:

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے اگر اُس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لئے اُس میں برکت نہیں

---

(1) صحیح البخاری، کتاب البیوع، بَاب قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: يَاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، الحدیث: 2083، ج2، ص14

اور چھوڑ کر مرے گا تو جہنم میں جانے کا سامان ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا، ہاں نیکی سے برائی کو مٹا دیتا ہے، بے شک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔"(1)

حرام کھانے والا مستحقِ نار ہے:

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو گوشت حرام سے اُگا ہے (یعنی پلا بڑھا ہے) جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (یعنی اِبتداءً، کیونکہ مسلمان بالآخر جنت میں جائے گا) کہ اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔"(2)

حرام کھانے سے دعا قبول نہیں ہوتی:

صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اس نے مومنین کو وہی حکم دیا ہے جو مرسلین کو حکم دیا تھا۔ چنانچہ، اس نے رسولوں سے ارشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ (پ18، المومنون: 51)

ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔

مدینہ

(1) المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: 3672، ج2، ص34

(2) المرجع السابق، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: 14448، ج5، ص64 ملتقطاً

اور مومنوں سے ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (پ2، البقرۃ: 172)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے، جس کے بال پریشان اور بدن غبار آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو) اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہتا ہے حالانکہ **اس کا کھانا حرام ہو، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام، پھر اس کی دعا(1) کیسے قبول ہو گی۔**" (2)

ایک روایت میں حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُسْتَجَابُ الدَّعَوات بننے کا نسخہ ارشاد فرماتے ہوئے جنابِ صادق وامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے سعد! **اپنی غذا پاک کر لو!** مُسْتَجَابُ الدَّعَوات ہو جاؤ گے، اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اسکے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے **اور جس بندے کا گوشت حرام اور سود سے پلا بڑھا ہو اسکے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔**" (3)

مدینہ

(1) یعنی اگر قبولِ دعا کی خواہش ہو تو کسبِ حلال اختیار کرو کہ اسکے بغیر قبولِ دعا کے اسباب بیکار ہیں۔

(2) المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث: 8356، ج3، ص 220

(3) المعجم الاوسط، الحدیث: 6495، ج5، ص 34

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! اگر دعا کی قبولیت کی خواہش ہو تو کسب حلال اختیار کیجئے کہ بغیر اس کے دعا قبول ہوتی ہے نہ نماز اور نہ ہی دوسرے فرائض۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے: **''سود خور کا نہ صدقہ قبول کیا جائے گا، نہ جہاد، نہ حج اور نہ ہی صلہ رحمی۔''**(1)

آہ! نیکیاں خاک ہوگئیں:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، جن کے پاس تِھامَہ پہاڑوں کی مثل نیکیاں ہوں گی یہاں تک کہ جب ان کو لایا جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی نیکیوں کو اُڑتی ہوئی خاک کی طرح کر دے گا، پھر انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' عرض کی گئی: ''یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟'' تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''وہ نماز پڑھتے، زکوٰۃ دیتے، روزے رکھتے اور حج کرتے ہوں گے لیکن جب انہیں کوئی حرام چیز پیش کی جاتی تو لے لیتے تھے پس اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے اعمال کو مٹا دے گا۔''(2)

مدینہ

(1) تفسیر قرطبی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: 276، ج2، ص274

(2) کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ الثامنۃ والعشرون، فصل فی من ---الخ، ص136

سود خور کو اژدھے نے لپیٹ لیا:

کوئٹہ این این آئی نیوز ایجنسی کے حوالے سے ایک خبر منقول ہے کہ بلوچستان کے ایک قصبہ میں مردہ کو لحد میں اتارتے ہوئے اس وقت لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا جب مردے سے لپٹے ایک اژدھے نے کفن سے اپنا سر باہر نکالا۔ تفصیلات کے مطابق **شیخ ماندہ** کا رہائشی انتقال کر گیا۔ نمازِ جنازہ کے بعد جب مردہ کو لحد میں اتارتے وقت اس کے اوپر سے کپڑا ہٹایا گیا تو **اس کے کفن کے اوپر ایک خوفناک اژدھا لپٹا ہوا تھا**، عینی شاہدوں کے مطابق سانپ مردے کے پاؤں سے بل کھاتا ہوا پورے کفن سے ہوتا ہوا اس کے سر کے اوپر تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ **ہلاک ہونے والا شخص سود کی ایک قسم کا کاروبار کرتا تھا** اور علماء نے لوگوں کو سانپ مارنے سے منع کرتے ہوئے اسی طرح دفن کرنے کا حکم دے دیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

سود کا علاج

(The Cure of Interest)

پہلا علاج لمبی اُمیدوں سے کنارہ کشی:

میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! سود کی نحوست سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے پہلے لمبی امیدوں سے اپنے دامن کو پاک رکھنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ،

سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں:

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایک لونڈی ایک سو دینار میں خریدی اور ایک مہینہ تک کا ادھار کیا تو میں نے نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ''کیا تم اُسامہ پر تعجب نہیں کرتے کہ جس نے ایک مہینے کا ادھار کر کے لونڈی خریدی ہے۔ اس نے تو لمبی امید باندھ رکھی ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے اپنی آنکھیں جب بھی کھولیں تو یہی خیال کیا کہ پلکیں بند کرنے سے پہلے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری روح قبض کر لے گا اور جب میں اپنی آنکھیں اٹھاتا ہوں تو یہی خیال کرتا ہوں کہ اسے نیچے کرنے سے پہلے میری روح قبض ہو جائے گی اور جب میں لقمہ اٹھاتا ہوں تو یہی خیال ہوتا ہے کہ اس کے نگلنے سے پہلے پہلے موت آجائے گی۔'' اسکے بعد ارشاد فرمایا: ''اے انسانو! اگر تمہیں عقل ہے تو اپنے آپکو مردہ لوگوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس بات کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی موت) وہ آنے والی ہے اور تم اسے عاجز نہیں کر سکتے۔''(1)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

(1) شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الأمل، الحدیث: 10564، ج7، ص355

اس روایت میں کس قدر عبرت کے مدنی پھول ہیں، یہی وہ لمبی امیدیں ہیں جو طویل منصوبوں اور طویل زندگی کی امید پر سودی قرض لینے دینے پر آمادہ کر دیتی ہیں۔ کہ پانچ یا دس سالوں میں قسطوں کی ادائیگی کر دیں گے۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! لمبی امیدوں کا بنیادی سبب دنیا کی محبت ہے اور یہ مال اور دنیا کی محبت ہی بندے کو موت سے غافل کر دیتی ہے۔ جس کے سبب وہ دنیا کا عیش و آرام حاصل کرنے کے لئے ہر دم مصروف رہتا ہے۔ ہم بے کسوں کے مددگار، سرکارِ والا تَبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کثیر ارشادات ہیں جن سے دنیا کی محبت سے جان چھڑا کر آخرت کی تیاری کا ذہن ملتا ہے۔ اور ان ارشادات میں سبب اور علاج دونوں موجود ہیں۔ چنانچہ،

"طُولِ اَمَل" کے چھ حروف کی نسبت سے لمبی امیدوں کے متعلق چھ فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) --- حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ شفیعِ روزِ شُمار، دو عالم کے مالک و مختار باِذْنِ پروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمارے لئے مربع شکل میں ایک لکیر کھینچی۔ اس کے درمیان بھی ایک لکیر کھینچی، پھر اس کے گرد کئی لکیریں کھینچیں اور ایک لکیر کھینچی جو اس مربع سے باہر جا رہی تھی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟" ہم نے عرض کی: "اللہ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے درمیان والی

لکیر کے بارے میں فرمایا کہ یہ انسان ہے اور مربع لکیر کے بارے میں فرمایا کہ یہ موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان والی لکیریں مصائب ہیں جو اس کو نوچتے ہیں اگر ایک سے بچ جائے تو دوسرے کے ہتھے چڑھ جاتا ہے اور باہر نکلنے والی لکیر کے بارے میں فرمایا کہ یہ امید ہے۔(1)

(2) --- حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج و مَلال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے دریافت فرمایا: ''کیا تم سب جنت میں جانا چاہتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''جی ہاں! یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **''امیدیں کم رکھو، اپنی موت کو آنکھوں کے سامنے رکھو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔''**(2)

(3) --- نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیِّدُنا معاذ بن جبل سے ان کے ایمان کی حقیقت پوچھی تو انہوں نے عرض کی: **''میں جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہوں تو یہ خیال کرتا ہوں کہ اس کے بعد دوسرا قدم نہیں اٹھاؤں گا۔''**(3)

مـــــــــدینہ

(1) صحیح البخاری، کتاب الرقاق، فی الامل وطولہ، الحدیث: 6417، ج4، ص224

(2) کتاب الزھد لابن مبارک، باب الھرب من الخطایا والذنوب، الحدیث: 317، ص107

(3) حلیۃ الاولیاء، الرقم 36 معاذ بن جبل، الحدیث: 816، ج1، ص306

﴿4﴾ --- حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ

ترجمۂ کنز الایمان: اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ ﴿پ8، الانعام: 125﴾

اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب نور سینے میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے۔'' عرض کی گئی: ''یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس کی کوئی علامت ہے جس کے ذریعے پہچان ہو سکے؟'' تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **''ہاں دھوکے والے گھر سے دور رہنا، دائمی گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت کے آنے سے پہلے اس کے لئے تیاری کرنا۔''**[1]

﴿5﴾ --- حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک روز حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے تو اس وقت دھوپ درخت کی ٹہنیوں تک پہنچ چکی تھی۔ پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **''دنیا اسی قدر باقی رہ گئی ہے جس قدر گزرے ہوئے دن کے مقابلے میں یہ وقت باقی ہے۔''**[2]

مـــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق، باب اعلام النور فی الصدور، الحدیث: 7933، ج5، ص442

(2) موسوعة للامام ابن ابی الدنیا، کتاب قصر الامل، الحدیث 120، ج3، ص331

(6) --- حضرت عمرو بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تم پر فقیری سے خوف نہیں کرتا، مگر خوف ہے کہ تم پر دنیا پھیلا دی جائے جیسے تم سے پہلے والوں پر پھیلا دی گئی تھی، تو تم اس میں رغبت کر جاؤ جیسے وہ لوگ رغبت کر گئے اور تمہیں ویسے ہی ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کر دیا۔''(1)

دوسرا علاج دولتِ دنیا سے چھٹکارا:

دنیاوی دولت کی محبت نے ہمیں برباد کر دیا ہے، ہم اپنے معاشرے کو دیکھتے ہیں کہ دولت مندوں کے پیچھے آنکھیں بند کئے دوڑا ہی چلا جا رہا ہے، اسے نہ تو اس بات سے کوئی غرض ہے کہ یہ دولت مند سود کی عمارت پر کھڑا ہو کر اتنا اونچا نظر آ رہا ہے اور نہ ہی اسے اس بات کی کوئی پرواہ ہے کہ اس نے یہ دولت کیسے کمائی، بلکہ اس کی تو خواہش ہی یہ ہے کہ وہ بھی دولت مند بن جائے ۔ آج آپ کو ایسے کئی لوگ ملیں گے، کہ جب ان سے پوچھیں کہ ان دولت مندوں کے پیچھے کیوں بھاگتے ہیں؟ تو کہیں گے: ''بھئی آپ کو نہیں پتا کہ دولت کتنی ضروری ہے، دولت سے عزت ہے، دولت سے شہرت ہے، دولت سے سب کچھ ہے۔''

مــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) صحیح البخاری، کتاب الرقاق، بَاب مَا یُحْذَرُ مِنْ زھرۃ الدُّنْیَا ۔۔ الخ، الحدیث: 6425، ج4، ص225 ملتقطاً

حقیقی دولت:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کے مال و دولت کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ حقیقی دولت تقویٰ، پرہیز گاری، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ دولت اسے عطا فرماتا ہے جس سے راضی ہوتا ہے۔ لہٰذا دولت و حکومت کا ہونا فضیلت کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ فرعون، نمرود اور قارون بھی تو دولت و حکومت والے تھے۔ مگر ان کی دولت و حکومت انہیں ابدی لعنت سے محفوظ نہ رکھ سکی جس سے معلوم ہوا کہ حکومت اور دولت کا ہونا فضیلت کا باعث نہیں، بلکہ فضیلت کا باعث تو یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے راضی ہو جائے، تقویٰ و پرہیز گاری مل جائے۔ اور اگر دولت ملے تو وہ جس کے ملنے پر ربّ راضی ہو، حلال اور شبہ سے پاک ہو۔ جیسا کہ دولت تو سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے پاس بھی تھی، مگر ان کی دولت حرام اور شبہ کے مال سے پاک تھی۔اور انہیں جو دولت بھی ملتی اسے اسلام کے نام پر قربان کرتے چلے جاتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ، دولت مند صحابہ کرام نے اپنی دولت سے ایسے ایسے غلام آزاد کئے کہ انہوں نے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی لازوال مثالیں رقم کیں۔ یعنی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آزاد کر کے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا اور پھر انہوں نے عشقِ مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی جو مثال قائم کی اسے کون نہیں جانتا۔

حلال پر حساب اور حرام پر عذاب ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت میں دولت وشہرت جیسی سب چیزیں آزمائش ہیں، اگرچہ تمام دولت حلال ہو پھر بھی اس کا حساب دینا پڑے گا۔ چنانچہ،

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم ضعیف اور نادار لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ایک شخص قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا تھا اور ہمارے لئے دعا کر رہا تھا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سب تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جس نے میری امت میں ایسے نیک سیرت بندے پیدا کئے، جنکے ساتھ مجھے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا: ''فقراء مسلمین کو قیامت کے روز کامل نور کی بشارت ہو کہ وہ غنی لوگوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے یعنی پانچ سو سال کی مقدار پہلے داخل ہوں گے یہ **فقراء جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور غنی لوگوں کا محاسبہ کیا جا رہا ہوگا۔**''(1)

مدینہ

(1) الدر المنثور، الکھف، تحت الآیۃ: 28، ج5، ص382

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! خالص حلال مال جمع کرنے والے اُمراء یعنی وہ لوگ جو خالص حلال مال لے کر قیامت کے دن حاضر ہوں گے جب وہ اپنے مال کا حساب دے رہے ہوں گے تو فقراء ان اُمراء یعنی مالداروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ غور کیجئے کہ جب یہ حلال مال لانے والے پانچ سو برس تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حساب دیں گے تو اس حرام خور یعنی سود خور کا کیا انجام ہو گا جو مالِ حرام لے کر روزِ قیامت حاضر ہو گا۔

تیسرا علاج قناعت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ شَفِیعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیسُ الْغَرِیْبِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا اور بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اللہ نے اسے دیئے ہوئے پر قناعت دی۔''(1)

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کی:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتاً''

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد کے گھر والوں کی روزی بقدرِ ضرورت مقرر فرما۔(2)

مدینہ

(1) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، الحدیث 1054، ص 524

(2) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، الحدیث 1055، ص 524

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! ان فرامینِ مبارکہ میں امت کو یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ بقدرِ ضرورت مال پر قناعت کریں، زیادہ مال کی ہوس میں ذلیل وخوار نہ ہوں کہ زیادہ مال کی ہوس حلال و حرام کی تمیز اٹھادیتی ہے اور پھر بندہ سود، رشوت، ملاوٹ اور اس طرح کے دوسرے ذرائع اختیار کرکے اپنی دنیا و آخرت دونوں کو داؤ پر لگادیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ میں کامیابی کے چار مدنی پھول بیان کئے گئے ہیں: (۱) ایمان (۲) تقویٰ (۳) بقدرِ ضرورت مال اور (۴) تھوڑے مال پر صبر۔ جسے یہ نعمتیں نصیب ہوگئیں اس پر ربّ کریم کا بڑا فضل و کرم ہوگیا، وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا۔

اے کاش! ہمیں قناعت نصیب ہوجائے، کیونکہ جو قناعت پسند ہو وہ سادگی اپناتا ہے، سادہ غذا اور لباس کو کافی جانتا ہے، اسے دولت کی حاجت ہوتی ہے نہ دولت مند کی۔ اور جو قناعت پسند نہ ہو، وہ حرص و لالچ کا شکار ہوجاتا ہے، کبھی سیر نہیں ہوتا، ہر وقت اس پر دَھن کمانے کی دُھن سوار ہوتی ہے، یہاں تک کہ موت آپہنچتی ہے۔

قناعت یہ ہے:

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودو سخاوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ (رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُ جب تمہیں سخت بھوک لگے ایک روٹی اور پانی کے ایک پیالے پر گزارہ کرو اور کہہ دو میں دنیا اور اہلِ دنیا کو چھوڑتا ہوں۔"(1)

قناعت سے عزت ہے:

حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ جس نے قناعت کی اس نے عزت پائی اور جس نے لالچ کیا ذلیل ہوا۔(2)

لوگوں کے مال سے نااُمید ہو جاؤ:

حضرت سَیِّدُنا ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ! مجھے ایک مختصر وصیت فرمائیے۔" فرمایا: "جب نماز پڑھو تو زندگی کی آخری نماز (سمجھ کر) پڑھو اور ہر گز ایسی بات نہ کرو جس سے تمہیں کل معذرت کرنا پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے نا امید ہو جاؤ۔"(3)

انسان کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اگر انسان کیلئے مال کی

مـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، الحدیث: 10366، ج7، ص295

(2) النھایۃ للجزری، باب القاف مع النون، ج4، ص100

(3) المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی ایوب الانصاری، الحدیث: 23557، ج9، ص130

دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنا کرے گا اور **انسان کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے** اور جو شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"(1)

میٹھے میٹھے اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے کبھی بھی کسی مالدار کو یہ کہتے نہیں سنا ہو گا کہ "بہت مال کمالیا۔اب بس۔" بلکہ وہ مزید دولت کمانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور اسی طرح کوئی عالم ایسا نہیں ملے گا کہ جو یہ کہے: "بہت پڑھ لیا، اب مجھے مزید پڑھنے کی حاجت نہیں۔" بلکہ ہر عالم مزید علم کی طلب میں رہتا ہے۔ چنانچہ،

ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: "دو حریص کبھی سیر نہیں ہو سکتے، ایک مال کا حریص اور دوسرا علم کا حریص۔"(2)

دوسرے کے مال کے آسرے پر رہنا کہ وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے، خود ہی مجھے آفر بھی کرتا رہتا ہے کہ جب بھی ضرورت ہو کہہ دیا کرو۔اس لئے کبھی ضرورت پڑی تو اس سے مانگ لوں گا، منع نہیں کرے گا وغیرہ امیدیں بہت ہی کھوکھلی ہیں کہ آدمی کا دل بدلتا رہتا ہے۔ یاد رکھئے! "**دینے والا**" انسان "**لینے والے**" سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ البتہ! اگر کوئی دینے آئے اور آپ قبول نہیں کریں گے تو ضرور متاثر ہوگا۔ چنانچہ،

مدینہ

(1) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن ادم۔۔۔ الخ، الحدیث 1048، ص521

(2) المستدرک للحاکم، کتاب العلم، باب منهومان لا یشبعان، الحدیث: 318، ج1، ص282

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن میں یہ عربی اشعار نقل کئے ہیں:

اَلْعَيْشُ سَاعَاتٌ تَمُرُّ
وَخُطُوبُ أَيَّامٍ تَكُرُّ

ترجمہ: عیش چند گھڑیوں کا ہے جو گزر جائے گا اور چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔

اِقْنَعْ بِعَيْشِكَ تَرْضَهُ
وَاتْرُكْ هَوَاكَ تَعِيْشُ حُرُّ

ترجمہ: اپنی زندگی میں قناعت اختیار کر، راضی رہے گا۔ اور اپنی خواہش ترک کر دے، آزادی کے ساتھ زندگی گزارے گا۔

فَلِرُبَّ حَتْفٍ سَاقَهُ
ذَهَبٌ وَّ يَاقُوتٌ وَّ دُرُّ

ترجمہ: کئی بار موت سونے، یاقوت اور موتیوں کے سبب ڈاکوؤں کے ذریعے آتی ہے۔ (1)

مزید نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن واسع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خشک روٹی کو پانی میں تر کر کے کھاتے تھے اور فرماتے: ''جو شخص اس پر قناعت کرتا ہے وہ کبھی کسی کا محتاج نہیں رہتا۔''(2)

مـــدینہ

(1) إحياء علوم الدين ، كتاب ذم البخل وذم حب المال، بيان ذم الحرص والطمع ومدح القناعة واليأس مما في أيدي الناس، ج3، ص295

(2) المرجع السابق

سبحان اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

حضرت سَیِّدُنا سمیط بن عجلان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اے انسان! تیرا پیٹ بہت مختصر یعنی فقط ایک بالشت مکعب ہے، یعنی ایک بالشت چورس، چکور ہی تو ہے پھر وہ تجھے دوزخ میں کیوں لے جائے؟'' اور کسی دانا سے پوچھا گیا: ''آپ کا مال کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''ظاہر میں اچھی حالت میں رہنا، باطن میں میانہ روی اختیار کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہونا۔''(1)

قناعت پسند کو بادشاہوں سے کیا کام؟

حضرت سَیِّدُنا قَبِیْصَہ بِنْ عُقْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملنے کیلئے ایک روز کوہستانی علاقے کا شہزادہ اپنے خدّام کے ساتھ حاضر ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مکان سے نکلنے میں کافی دیر لگائی۔ اس پر اس کے خادموں نے پکار کر کہا: ''حضور! آپ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے دروازہ پر مَلِکُ الْجِبَال (یعنی پہاڑوں کے بادشاہ) کا شہزادہ کھڑا ہے اور آپ ہیں گھر سے نکلتے نہیں۔'' یہ سن کر حضرت سَیِّدُنا قَبِیْصَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چند روٹی کے سوکھے ٹکڑے لئے باہر تشریف لائے اور دکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جو شخص دنیا میں اتنے ہی پر قناعت کرکے راضی ہو چکا ہو اس کو مَلِکُ الْجِبَال سے کیا کام؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس سے بات بھی نہیں کروں گا۔''(2)

مــــــــــــــــدینہ

(1) إحياء علوم الدين، كتاب ذم البخل، بيان ذم الحرص۔۔۔ الخ، ج3، ص295

(2) تذكرة الحفاظ، الرقم 370 قبيصه بن عقبه، ج1، الجزء الاول، ص274

اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! بے جا مال کی محبت سے چھٹکارا پانے اور قناعت کی دولت اپنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ نیز مکتبۃ المدینۃ سے جاری ہونے والے امیرِ اہلسنت کے مختلف رسائل کے مطالعہ کی عادت بنا لیجئے۔ چنانچہ،

امیرِ اہلسنت کی تحریر کا اثر:

منڈن گڑھ ضلع رتنا گری مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے بتایا 2002ء کی بات ہے، میں برے دوستوں کی صحبت کے باعث غنڈہ گینگ میں شامل ہو گیا، لوگوں کو مارنا پیٹنا اور گالیاں بکنا میرا معمول تھا، جان بوجھ کر جھگڑے مول لیتا، جو نیا فیشن آتا سب سے پہلے میں اپناتا، دن میں کئی بار کپڑے تبدیل کرتا، سوائے جینز(Jeans) کے دوسری پینٹ نہ پہنتا، آوارہ دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر رات گئے گھر لوٹتا اور دن چڑھے تک سوتا رہتا، والد صاحب کا انتقال ہو چکا تھا، بیوہ ماں سمجھاتی تو زَبان درازی کرتا تھا۔

ایک مرتبہ **دعوتِ اسلامی** کے کسی باعمامہ بھائی نے ملاقات پر ایک رِسالہ **"جنات کا بادشاہ"** (جس میں حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تذکرہ ہے) مجھے تحفے میں دیا، پڑھا تو اچھا لگا۔ رمضان المبارک میں ایک دن کسی مسجد میں جانے کی سعادت ملی تو اتفاق سے ایک سبز سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس سنجیدہ

نوجوان پر نظر پڑی، معلوم ہوا یہ یہاں معتکف ہیں۔ انہوں نے **درسِ فیضانِ سنت** دیا تو میں بیٹھ گیا، بعد درس انہوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول کی برکتیں بتائیں، ان اسلامی بھائی کا لباس اس قَدر سادہ تھا کہ بعض جگہ پیوند تک لگے ہوئے تھے، جب ان کیلئے گھر سے کھانا آیا تو وہ بھی بالکل سادہ تھا، میں ان کی سادگی سے بہت متاثر ہوا، مجھے ان سے محبت ہوگئی، میں ان سے ملاقات کیلئے آنے جانے لگا۔

اتفاق سے **عیدالفطر** کے بعد ان اسلامی بھائی کا نکاح تھا، یہ بیچارے غریب اور تنگدست تھے مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ انہوں نے اس بات کا مجھے ذرا بھی احساس نہیں ہونے دیا اور نہ ہی کسی قسم کی مالی امداد کیلئے سوال کیا۔ میں اور زیادہ متاثر ہوا ماشاءاللہ **دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول** کتنا پیارا ہے، اس کے وابستگان کس قدر سادہ اور خود دار ہیں۔ الحمدللہ **دعوتِ اسلامی** کی محبت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی، یہاں تک کہ میں نے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 8 دن کے **مدنی قافلے** میں سفر کیا۔ میرے دل کی دنیا زَیر و زَبَر ہوگئی، قلب میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور میں نے گناہوں سے سچی توبہ کر کے اپنی ذات کو **دعوتِ اسلامی** کے حوالے کر دیا۔ الحمدللہ مجھ پر مدنی رنگ چڑھا کہ آج کل میں علاقائی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے اپنے علاقے میں **دعوتِ اسلامی** کے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے
آپ کو گر، چلیں قافلے میں چلو
خوب خودداریاں اور خوش اخلاقیاں
آیئے سیکھ لیں قافلے میں چلو
عاشقان رسول لائے سنت کے پھول
آؤ لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو عافیت اور امان عطا فرما کر سود کی آفتوں سے محفوظ فرمائے۔

سود کا چوتھا علاج موت کا تصور:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! سود کا یہی سب سے بڑا علاج ہے کہ ہر دم موت کو یاد رکھا جائے، مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہم دنیا کی نیرنگیوں میں مشغول ہو کر موت سے یکسر غافل ہو چکے ہیں اور حرام روزی کی طرف بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں، ایسے لگتا ہے گویا ہر شخص یہ سوچ کر جی رہا ہے کہ میں نے مرنا ہی نہیں۔

میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! یہ آپ کی بھول ہے، یاد رکھئے! جو دنیا میں پیدا ہوا ہے اسے ضرور مرنا ہے۔ ؎

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے
بن تو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقل و نادان آخر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے
غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
ملکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے
سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا علمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کی نیرنگیوں کو سمجھنے، موت کو یاد کرنے اور مال کی محبت کو دل سے نکالنے کی کوشش کیجئے۔

موت سے غفلت کا سبب:

دنیا اور اس مال کی، بڑے بڑے بنگلوں اور فیکٹریوں کی، بلند و بالا محلات کی تعمیرات کی اور مال و زر کی کثرت کی محبت نے ہمیں سود میں مبتلا کر دیا ہے۔ یاد رکھئے جب موت آئے گی ہمارا قصہ پورا کر دے گی، یہ سب محلات، یہ ساری دولت، یہ فیکٹریاں اور یہ گاڑیاں سب یہیں رہ جائیں گی۔ ہمارا پروردگار عَزَّ وَجَلَّ ہمیں تنبیہ فرما رہا ہے پارہ 22 سورۂ فاطر کی آیت 5 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ ﴿پ22، الفاطر:5﴾	ترجمۂ کنز الایمان: اے لوگو بیشک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔

اور سورۂ تکاثر میں ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿۱﴾ ﴿پ30، التکاثر:1﴾	ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے۔

صدر الافاضل، حضرتِ علامہ مولٰینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **''خزائن العرفان''** میں اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ کثرتِ مال کی حرص اور اس پر مفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادتِ اُخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے۔

بانس کی جھونپڑی:

یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے معاملہ سے آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں یعنی سود اور رشوت کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ چنانچہ،

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک سادہ سی بانس کی جھونپڑی میں رہائش اختیار فرمائی، عرض کی گئی: ''بہتر تھا کہ آپ ایک عمدہ

مکان تعمیر فرما لیتے۔ ''فرمایا:''جو مر جائے گا(یعنی جس کو موت کا یقین ہے)اس کے لئے یہ بھی بہت ہے۔''(1)

موت سے غفلت:

افسوس کہ ہم موت کی جانب عدم توجُّہ کے سبب دُنیا میں عُمدہ عُمدہ مکانات کی تعمیرات میں مشغول ہیں۔ہم اپنے مکانات کو انگلش ٹائلڈ باتھ، امریکن کچن، ماربل فلورنگ، وارڈروب، فُل گرِل ورک، فُل وُڈ وَرک، ایکسٹرا ورک سے خوب سجاتے ہیں۔ایک عَرَبی شاعر نے کس قدر درد بھرے انداز میں ہمیں سمجھانے کی کوشش کی ہے، مُلاحظہ ہو۔

زَيَّنْتَ بَيْتَكَ جَاهِلاً وَّعَمَرْتَهُ

وَلَعَلَّ غَيْرُكَ صَاحِبَ الْبَيْتِ

یعنی (دنیا کی حقیقت اور آخرت کی معرفت سے) جہالت کی بِنا پر تُو اپنے مکان کو زینت دینے اور صِرف اِسی کو آباد کرنے میں لگا ہوا ہے۔اور شاید (تیرے مرنے کے بعد) اِس مکان کا مالک تیرا غَیر ہو گا۔

مَنْ كَانَتِ الْاَيَّامُ سَايِرَةً بِهٖ

فَكَاَنَّهٗ قَدْ حَلَّ بِالْمَوْتِ

یعنی جسکو ایّام (کی گاڑی قبر کیطرف) کھینچتی چلی جارہی ہے وہ گویا موت سے مل چکا یعنی بہت جَلد مر جائے گا۔

مــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) العقد الفريد، باب قولهم فی الموت، ج3، ص146

وَالْمَرْءُ مُرْتَهِنٌ بِسَوْفَ وَلَيْتَ
وَهَلَاكُهُ فِي السَّوْفِ وَاللَّيْتِ

ترجمہ: اور آدمی (دنیاوی مقاصد کے حُصُول میں) اُمید و رَجاء کے پھندے میں گرفتار ہے حالانکہ اِنہیں جھوٹی اُمیدوں میں اس کی ہلاکت پوشیدہ ہے۔

فَلِلّٰهِ دُرُّ فَتىً تَدَبَّرَ اَمْرَهُ
فَغَدَا وَرَاحَ مُبَادِرَ الْمَوْتِ

ترجمہ: اُس جوان کا اَجْر اللہ عَزَّوَجَلَّ (کے ذِمۂ کرم) پر ہے جس نے اپنے (قبر و آخرت کے) مُعاملے کی تدبیر کی اور صبح و شام موت کی تیّاری کرنے میں جلدی کی۔ (1)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! اے کاش! ہمارے پیشِ نظر موت کا تصور ہو جائے اور اس دنیا کی عارضی زندگی میں ہمیں مَدَنی سوچ نصیب ہو جائے۔ **اے کاش!** مال جمع کرنے کی ہوس، ہم سب کے دلوں سے نکل جائے، اس مال و دنیا کی محبت نے ہمیں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اور ہمارا معاشرہ اس مال کی محبت میں سود جیسی لعنت میں مبتلا ہو گیا ہے۔

آپ نے سود کی ہلاکت خیزیاں تو جان لیں، **اے کاش!** اگر ہمارے دل سے مال، عمدہ تعمیرات اور جاہ و عزت کی طلب و محبت نکل جائے اور مال کی وہ صورت و معرفت جو بزرگوں کو حاصل تھی ہمیں نصیب ہو جائے۔ چنانچہ،

مدینہ

(1) العقد الفرید، باب قولھم فی الموت، ج3، ص146

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**فیضانِ سنّت**" جلد اول صَفْحَہ 366 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہْ فرماتے ہیں: "حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: (۱) حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں: "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو دِرہم (یعنی دولت) کی عزّت کرتا ہے، اللّٰہ ربّ العزّت اُسے ذِلّت دیتا ہے۔" (۲) منقول ہے، سب سے پہلے دِرہم ودِینار بنے تو شیطان نے ان کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر ان کو چُوما اور بولا: "جس نے ان سے محبّت کی وہ میرا غلام ہے۔" ﴿العِیاذ باللہ﴾ (۳) حضرتِ سیِّدُنا سمیط بن عجلان علیہ رحمۃ المنّان نے فرمایا: "دِرہم و دِینار (مال و دولت) مُنافِقوں کی لگامیں ہیں وہ ان کے ذَرِیعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے۔"

غفلت کا انجام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی آپ کو اور مجھ گناہگار کو مال و دولت کی محبت سے محفوظ فرمائے۔ آج ہم دیوانہ وار مال و دولت کی ہوس میں اندھے ہو گئے ہیں، اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے بناتے ہیں کہ میں بیوی بچوں کا پیٹ پال رہا ہوں، انکے لئے کما رہا ہوں، کیا کروں حرام روزی کمانے کے سوا کوئی چارا ہی نہیں۔ ارے نادان اسلامی بھائی! تمہیں کیا ہو گیا؟ بیوی

بچوں کا پیٹ پالنے اور ان کو عیش و عشرت کی زندگی دینے کے لئے حرام روزی کمانے میں مصروف ہو گئے اور ان کی دینِ اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق تربیت کرنے اور انہیں حلال لقمے کھلانے سے غافل ہو گئے، تمہیں کیا پتا کہ قیامت کے دن اپنے بیوی بچوں کو علمِ دین نہ سکھانے اور حرام روزی کھلانے کا کیسا وبال سامنے آئے گا۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 146 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''قرۃ العیون'' صَفحَہ 93 پر ہے کہ مرد سے تعلق رکھنے والوں میں پہلے اس کی زوجہ اور اس کی اولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں گے: ''اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس شخص سے ہمارا حق لے کر دے، کیونکہ اس نے کبھی ہمیں دینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہ تھا۔'' پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قدر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا پھر اس کو میزان کے پاس لایا جائے گا، فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے عیال میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: ''میری نیکیاں کم ہیں۔'' تو وہ اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آ کر کہے گا: ''تُو نے مجھے سود کھلایا تھا۔'' اور اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا اس طرح اس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف حسرت ویاس سے دیکھ کر کہے گا: ''اب میری گردن پر وہ گناہ و

مظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔" (اس وقت) فرشتے کہیں گے: "یہ وہ (بدنصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اس کے گھر والے لے گئے اور یہ ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔"(1)

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو!

- کیا اب بھی حرام روزی سے باز نہیں آئیں گے؟
- کیا اب بھی سود اور رشوت کے لین دین سے باز نہیں آئیں گے؟
- کیا اب بھی خیانت سے باز نہیں آئیں گے؟
- کیا اب بھی اپنے اجارے میں خیانت کرتے رہیں گے؟
- کیا اب بھی اس نیت سے سرکاری ملازمت اختیار کریں گے کہ وہاں تو بڑی چھوٹ ہے، خوب چھٹیاں بھی کریں گے اور تنخواہ بھی پوری لیں گے اور پھر اس مالِ حرام سے بیوی بچوں کا پیٹ پالیں گے؟
- کیا اب بھی تجارت کا علم نہیں سیکھیں گے؟

یاد رکھئے کہ تاجر پر لازم ہے کہ وہ تجارت کے مسائل سیکھے تاکہ جان سکے کہ کس طرح روزی حلال ہوگی اور کس طرح حرام؟ چنانچہ،

مدینہ

(1) قرۃ العیون، ص93

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' کے حصہ 16 صَفْحَہ 121 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جب تک خرید وفروخت کے مسائل معلوم نہ ہوں کہ کون سی بیع جائز ہے اور کون ناجائز، اس وقت تک تجارت نہ کرے۔''

اور حضرت سیِّدُنا امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے کہ ہمارے بازار میں وہی شخص آئے جو دین میں فقیہ یعنی عالم ہو اور سود خور نہ ہو۔ (1)

آہ صد افسوس! آج کل معاملہ اس کے بر عکس ہے، آج کل لوگ زبانِ قال سے نہ صحیح مگر زبانِ حال سے مَعَاذَ اللّٰہ ضرور کہتے ہیں کہ ہمارے بازار میں صرف وہی شخص آئے جو سب سے بڑا دھوکے باز ہو۔ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہ۔ شریف آدمی کا تو گویا بازار میں داخلہ ہی ممنوع ہے۔ آج کل جس طرح حرام روزی اور سود کا ارتکاب کیا جاتا ہے کسی پر پوشیدہ نہیں۔ یقیناً اس کی بڑی وجہ علمِ دین اور سنتوں بھرے ماحول سے دوری ہے۔ تاجروں اور خریداروں سب کے لئے لازم ہے کہ جلد از جلد خرید وفروخت کے مسائل سیکھ لیں۔ ورنہ **میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو!** یاد رکھئے آخرت میں ایک ایک ذرّے کا حساب ہو گا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ بڑی شدید ہے۔

مدینہ

(1) الجامع لاحکام القران للقرطبی، البقرۃ، تحت الآیۃ: 279، ج2، الجزء الثالث، ص267

پانچواں علاج سود سے بچنے کا حیلہ:

میٹھے میٹھے اور پیارے اسلامی بھائیو! جہاں تک ممکن ہو سکے سودی کاروبار سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کیجئے۔ اس لئے کہ اگر ہم نے علم اور علماء کرام سے اپنا تعلق استوار رکھا ہوتا تو وہ یقیناً ہمیں سود کی نحوست سے بچاؤ کا کوئی حل تجویز فرماتے۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 108 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**چندے کے بارے میں سوال جواب**" صَفْحَہ 65 تا 67 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ حیلے کے شرعی دلائل کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حِیلَۂ شَرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فقہِ حنفی کی مُعتبر کُتُب میں موجود ہے۔ چُنانچہ، حضرتِ سیِّدُنا ایّوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی بیماری کے زَمانے میں آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی زَوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ایک بار خدمتِ سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضِر ہوئیں تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے قسم کھائی کہ "میں تندرُست ہو کر 100 کوڑے ماروں گا۔" صحّت یاب ہونے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں 100 تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[1]

مــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(1) نور العرفان ص 728۔ ملخّصاً

اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی پارہ 23 سورۂ صٓ کی آیت نمبر 44 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ ﴿پ23، ص 44﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک (سو تنکوں والا) جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

''عالمگیری'' میں حِیلوں کا ایک مستقل باب ہے جس کا نام'' کتابُ الحِیَل'' ہے۔ چُنانچِہ، ''عالمگیری کتابُ الحِیَل ''میں ہے،''جو حِیلہ کسی کا حق مارنے یا اس میں شُبہ پیدا کرنے یا باطِل سے فَریب دینے کے لئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حِیلہ اِس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصل کر لے وہ اچّھا ہے۔ اس قسم کے حِیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان ہے:

وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ ﴿پ23، ص 44﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک (سو تنکوں والا) جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔ (1)

کان چھیدنے کا رواج کب سے ہوا؟

حیلے کے جَواز پر ایک اور دلیل مُلاحَظہ فرمایئے۔ چُنانچِہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ اور حضرتِ

مدینہ

(1) فتاوٰی عالمگیری، ج6، ص390

سیِّدَتُنا ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میں کچھ چپقلِش ہو گئی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کوئی عُضو کاٹوں گی۔

اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صُلح کروا دیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: ''مَاحِیلَۃُ یَمِیْنِی؟'' یعنی میری قسم کا کیا حِیلہ ہو گا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وَحی نازِل ہوئی کہ (حضرتِ) سارہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو حکم دو کہ وہ (حضرتِ) ہاجرہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے کان چھید دیں۔ اُسی وَقت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رَواج پڑا۔(1)

سود سے بچنے کی صورتیں:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد دوم صَفحہ 776 تا 779 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ شریعتِ مطہرہ نے جس طرح سود لینا حرام فرمایا سود دینا بھی حرام کیا ہے۔ حدیثوں میں دونوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ دونوں برابر ہیں۔ آج کل سود کی اتنی کثرت ہے کہ

مدینہ

(1) غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، ج3، ص295

قرضِ حسن جو بغیر سودی ہوتا ہے بہت کم پایا جاتا ہے دولت والے کسی کو بغیر نفع روپیہ دینا چاہتے نہیں اور اہل حاجت اپنی حاجت کے سامنے اس کا لحاظ بھی نہیں کرتے کہ سودی روپیہ لینے میں آخرت کا کتنا عظیم وبال (بہت بڑا عذاب) ہے اس سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ لڑکی لڑکے کی شادی۔ ختنہ اور دیگر تقریبات شادی و غمی میں اپنی وسعت سے زیادہ خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ برادری اور خاندان کے رسوم میں اتنے جکڑے ہوئے ہیں (پھنسے ہوئے ہیں) کہ ہر چند کہیے ایک نہیں سنتے رسوم میں کمی کرنے کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو اولاً تو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ ان رسوم کی جنجال (بوجھ، آفت) سے نکلیں، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلائیں اور دُنیا و آخرت کے تباہ کن نتائج سے ڈریں۔ تھوڑی دیر کی مسرت (خوشی) یا ابنائے جنس میں نام آوری (یعنی قبیلے کے افراد میں شہرت) کا خیال کرکے آئندہ زندگی کو تلخ (دشوار) نہ کریں۔ اگر یہ لوگ اپنی ہٹ سے باز نہ آئیں قرض کا بار گراں (بھاری بوجھ) اپنے سر ہی رکھنا چاہتے ہیں بچنے کی سعی (کوشش) نہیں کرتے جیسا کہ مشاہدہ اسی پر شاہد ہے تو اب ہماری دوسری فہمائش ان مسلمانوں کو یہ ہے کہ سودی قرض کے قریب نہ جائیں۔

کہ بنص قطعی قرآنی اس میں برکت نہیں اور مشاہدات و تجربات بھی یہی ہیں کہ بڑی بڑی جائدادیں سود میں تباہ ہو چکی ہیں یہ سوال اس وقت پیش نظر ہے کہ جب سودی قرض نہ لیا جائے تو بغیر سودی قرض کون دیگا پھر اُن دُشواریوں کو کس طرح حل کیا جائے۔ اس کے لیے ہمارے علمائے کرام نے چند صورتیں ایسی تحریر فرمائی ہیں کہ اُن

طریقوں پر عمل کیا جائے تو سود کی نجاست و نحوست (ناپاکی اور برے اثر) سے پناہ ملتی ہے اور قرض دینے والا جس ناجائز نفع کا خواہش مند تھا اُس کے لیے جائز طریقہ پر نفع حاصل ہو سکتا ہے۔ صرف لین دَین کی صورت میں کچھ ترمیم (تبدیلی) کرنی پڑے گی۔ مگر ناجائز و حرام سے بچاؤ ہو جائے گا۔

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ دل میں جب یہ ہے کہ سو (100) دیکر ایک سو دس (110) لیے جائیں۔ پھر سود سے کیونکر بچے ہم اُس کے لیے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ شرع مطہر نے جس عقد کو جائز بتایا وہ محض اس تخیل (قیاس، خیال) سے ناجائز و حرام نہیں ہو سکتا۔ دیکھو اگر روپے سے چاندی خریدی اور ایک روپیہ کی ایک بھر سے زائد لی یہ یقیناً سود و حرام ہے۔ صاف حدیث میں تصریح ہے، "اَلْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مَثَلاً بِمَثَلٍ یَداً بِیَدٍ وَالْفَضْلُ رِبًا" اور اگر مثلاً ایک گنی (سونے کا ایک انگریزی سکہ) جو پندرہ روپے کی ہو اُس سے پچیس روپے بھر یا اور زیادہ چاندی خریدی یا سولہ آنے پیسوں کی دو روپیہ بھر خریدی اگرچہ اس کا مقصود بھی وہی ہے کہ چاندی زیادہ لی جائے مگر سود نہیں اور یہ صورت یقیناً حلال ہے، حدیث صحیح میں فرمایا: "اِذَا اِخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِیْعُوْا کَیْفَ شِئْتُمْ۔" معلوم ہوا کہ جواز و عدمِ جواز نوعیت عقد پر ہے۔ عقد بدل جائے گا حکم بدل جائے گا۔ اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لیے ہم دو ۲ حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔

صحیحین میں ابو سعید خدری وابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا تھا، وہ وہاں سے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائے۔ ارشاد فرمایا: ''کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟'' عرض کی، نہیں یا رسول اللہ! (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ) ہم دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں۔ فرمایا: ''ایسا نہ کرو، معمولی کھجوروں کو روپیہ سے بیچو پھر روپیہ سے اس قسم کی کھجوریں خریدا کرو اور تول کی چیزوں میں بھی ایسا ہی فرمایا۔''(1)

صحیحین میں ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی، بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں برنی کھجوریں لائے۔ ارشاد فرمایا: ''کہاں سے لائے؟'' عرض کی، ہمارے یہاں خراب کھجوریں تھیں، اُن کے دو صاع کو ان کے ایک صاع کے عوض (بدلے) میں بیچ ڈالا۔ ارشاد فرمایا: ''افسوس یہ تو بالکل سود ہے، یہ تو بالکل سود ہے، ایسا نہ کرنا ہاں اگر ان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو اپنی کھجوریں بیچ کر پھر انکو خریدو۔''(2)

مدینہ

(1) صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب اذا اراد بیع تمر.. إلخ، الحدیث: 2201، 2302، ج2، ص44، 79.

(2) صحیح البخاری، کتاب الوکالة، باب اذا باع الوکیل... إلخ، الحدیث: 2312، ج2، ص83.

ان دونوں حدیثوں سے واضح ہوا کہ بات وہی ہے کہ عمدہ کھجوریں خرید ناچاہتے ہیں مگر اپنی کھجوریں زیادہ دیکر لیتے ہیں سود ہوتا ہے۔ اور اپنی کھجوریں روپیہ سے بیچ کراچھی کھجوریں خریدیں یہ جائز ہے۔ اسی وجہ سے امام قاضی خاں اپنے فتاوے میں سود سے بچنے کی صورتیں لکھتے ہوئے یہ تحریر فرماتے ہیں **وَ مثل ھذاروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بذالك۔**[1]

اس مختصر تمہید کے بعد صدرُ الشَّریعہ نے سود سے بچنے کے بارے میں علما سے مروی چار صورتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(1): ایک شخص کے دوسرے پر دس روپے تھے اُس نے مدیون سے کوئی چیز اُن دس روپوں میں خریدلی اور مبیع پر قبضہ بھی کرلیا پھر اُسی چیز کو مدیون کے ہاتھ بارہ میں ثمن وصول کرنے کی ایک میعاد مقرر کرکے بیچ ڈالا اب اس کے اُس پر دس کی جگہ بارہ ہوگئے اور اسے دو روپے کا نفع ہوا اور سود نہ ہوا۔[2] (خانیہ)

(2): ایک نے دوسرے سے قرض طلب کیا وہ نہیں دیتا اپنی کوئی چیز مقرِض (قرض دینے والے) کے ہاتھ سو روپے میں بیچ ڈالی اُس نے سو روپے دیدیئے اور چیز پر قبضہ کرلیا پھر مُستَقرِض (قرض لینے والے) نے وہی چیز مقرض سے سال بھر کے وعدہ پر ایک سو دس

---

(1) الفتاوی الخانیۃ، کتاب البیع، فصل فیمایکون فرارأعن الربا، ج2، ص408

(2) المرجع السابق

روپے میں خریدلی یہ بیع جائز ہے۔ مقرض نے سوروپے دیئے اور ایک سو دس روپے مستقرض کے ذمہ لازم ہوگئے اور اگر مستقرض کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس کو اس طرح بیع کرے تو مقرض مستقرض کے ہاتھ اپنی کوئی چیز ایک سو دس روپے میں بیع کرے اور قبضہ دیدے پھر مستقرض اُسکی غیر کے ہاتھ سوروپے میں بیچے اور قبضہ دیدے پھر اس شخص اجنبی سے مقرض سوروپے میں خریدلے اور ثمن ادا کردے اور وہ مستقرض کو سوروپے ثمن ادا کردے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مقرض کی چیز اُس کے پاس آگئی اور مستقرض کو سوروپے مل گئے مگر مقرض کے اس کے ذمہ ایک سو دس روپے لازم رہے۔ (1) (خانیہ)

﴿3﴾: مقرض نے اپنی کوئی چیز مستقرض کے ہاتھ تیرہ روپے میں چھ مہینے کے وعدہ پر بیع کی اور قبضہ دیدیا پھر مستقرض نے اسی چیز کو اجنبی کے ہاتھ بیچا اور اس بیع کا اقالہ کرکے پھر اسی کو مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور روپے لے لیے اس کا بھی یہ نتیجہ ہوا کہ مقرض کی چیز واپس آگئی اور مستقرض کو دس روپے مل گئے مگر مقرض کے اس کے ذمہ تیرہ روپے (2) واجب ہوئے۔ (3) (خانیہ)

---

(1) الفتاوی الخانیة، کتاب البیع، فصل فیما یکون فرارا عن الربا، ج1، ص408

(2) اس صورت میں اگرچہ یہ بات ہوئی کہ جو چیز جتنے میں بیع کی قبل نقد ثمن مشتری سے اُس سے کم میں خریدی مگر چونکہ اس صورت مفروضہ میں ایک بیع جو اجنبی سے ہوئی درمیان میں فاصل ہوگئی لہٰذا یہ بیع جائز ہے۔

(3) الفتاوی الخانیة، کتاب البیع، فصل فیما یکون فرارا عن الربا، ج1، ص408

(4): سود سے بچنے کی ایک صورت بیع عینہ ہے امام محمد رَحِمَہُ اللہِ تَعَالٰی نے فرمایا: بیع عِینہ مکروہ ہے کیونکہ قرض کی خوبی اور حسن سلوک سے محض نفع کی خاطر بچنا چاہتا ہے اور امام ابویوسف رَحِمَہُ اللہِ تَعَالٰی نے فرمایا: کہ اچھی نیت ہو تو اس میں حرج نہیں بلکہ بیع کرنے والا مستحق ثواب ہے کیونکہ وہ سود سے بچنا چاہتا ہے۔ مشایخ بلخ نے فرمایا: بیع عِینَہ ہمارے زمانہ کی اکثر بیعوں سے بہتر ہے۔ بیع عینہ کی صورت یہ ہے ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دونگا یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیع کر دینا تمھیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع (بیچنے والے) نے زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیع کر دی اُس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مقرِض (قرض خواہ، قرض دینے والا) نے قرضدار کے ہاتھ اُس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دیدیا پھر قرضدار نے ثالث کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دیدیا اس نے مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دیدیا اور دس روپے ثمن کے مقرض سے وصول کر کے قرضدار کو دیدے نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہو گئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔[1] (خانیہ، فتح، ردالمحتار)

---

(1) الفتاوی الخانیة، کتاب البیع، فصل فیما یکون فراراً عن الربا، ج1، ص408. وفتح القدیر، کتاب

ملاوٹ والے کاروبار سے توبہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین سیکھنے اور سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے بھی ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بڑی برکتیں ہیں، اس ماحول سے وابستہ ہو کر معاشرے کے بگڑے ہوئے لوگ سنتوں کے پیکر بن گئے۔ چنانچہ،

باب المدینہ مدنی پورہ جسے **بھیم پورہ** بھی کہتے ہیں، کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، اس کا لب لباب کچھ یوں ہے: وہ کہتے ہیں کہ میں ایسا بے نمازی تھا کہ جمعہ کی نماز بھی نہیں پڑھتا تھا۔ خوش قسمتی سے میں نے **تبلیغِ قران وسنت کی غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی** کے تحت **گلزارِ مدینہ مسجد آگرہ تاج میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ آخری عشرہ رمضان المبارک 2004ء بمطابق 1425ھ کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔** دس دن میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے میری قلبی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے کچھ نہ کچھ نماز سیکھ لی اور پانچوں وقت کی نمازِ باجماعت کا پابند بن گیا۔ اور پھر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہو کر حضور غوثِ اعظم کا مرید بھی بن گیا۔ ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے فضل وکرم سے نیک اعمال کا ایسا ذہن ملا کہ کم وبیش 63 سے زائد مدنی انعامات پر عمل کی کوشش جاری ہے۔

الکفالۃ، ج6، ص324۔ وردالمحتار، کتاب البیوع، باب الصرف، مطلب: فی بیع العینۃ، ج7، ص576

مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اور اعتکاف کا ایک بڑا انعام یہ ملا کہ **میں جو ملاوٹ والے مرچ مصالحہ کی سپلائی کا سندھ بھر میں گناہوں بھرا کام کرتا تھا وہ ترک کر دیا۔** میرے مصالحے کے کارخانے میں تقریباً ﴿44﴾ ملازم کام کرتے تھے، میں نے وہ کارخانہ ہی ختم کر دیا کیونکہ دور بڑا نازک ہے، بڑے پیمانے پر خالص مصالحہ کا کاروبار کرنے کی خاطر بازار میں جانا نہایت ہی دشوار ہے، آج کل مسلمانوں کی صحت کی کس کو پڑی ہے بس یار لوگوں کو دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا مَعَاذَ الله حرام۔ بہرحال عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے میں رزقِ حلال کے حصول میں مشغول ہو گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول کی برکت سے اشراق و چاشت، اوابین اور تہجد کے نوافل کے ساتھ ساتھ پہلی صف میں نماز کی بھی عادت بن گئی۔

یہ دعوتِ اسلامی کے اعتکاف کی ایک بہار ہے کہ ایک ملاوٹ کرنے والا شخص کس قدر مدنی ماحول کی برکت سے رزقِ حلال کمانے والا بن گیا اور اپنا وہ کاروبار ہی بند کر دیا۔

اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ہم سب کو بھی اعمالِ صالح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم

الماخذوالمراجع

1- القران الکریم:المکتبة المدینة.

2- ترجمة القران الکریم:اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمة الرحمن المتوفی1340 ھ المکتبة المدینة.

3- تفسیر نور العرفان:مفتي احمد یار خان نعیمي المتوفي 1391 ھ.

4- تفسیرخزائن العرفان:سید نعیم الدین مراد آبادي المتوفي 1367ھ المکتبة المدینة.

5- الجامع لاحکام القران:ابوعبداللہ احمدانصاری قرطبی المتوفی 671ھ دارالفکر بیروت.

6- تفسیر الدر المنثور: امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمة اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی911 ھ دارالفکر بیروت.

7- صحیح البخاري: الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعیل البخاري المتوفي 256ھ دار الکتب العلمیة بیروت.

8- صحیح المسلم: الإمام أبو الحسین مسلم بن الحجاج القشیري المتوفي 261ھ دار ابن حزم.

9- سنن ابن ماجه: الإمام أبو عبد الله محمد بن یزید بن ماجه المتوفي 273ھ دار المعرفة بیروت.

10- سنن أبي داؤد: الإمام ابو داؤد سلیمان بن الأشعث السجستاني المتوفي 275ھ دار إحیاء التراث العربي بیروت.

11- سنن الترمذي:الإمام أبوعیسی محمد بن عیسی الترمذي المتوفي 279ھ دار الفکر بیروت.

12- سنن النسائي: الإمام أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي المتوفي 303ھ دار الكتب العلمية بيروت.

13- مسند أحمد: الإمام أحمد بن حنبل المتوفي 241ھ دار الفكر بيروت.

14- الموسوعه: ابوبكرعبد الله بن محمد بن ابى ددنيا رحمة الله تعالي عليه المتوفى 281 ھ دارالكتب العلمية.

15- مسندابى يعلى شيخ الاسلام ابويعلى احمدموصلى المتوفى307 ھ دارالكتب العلمية.

16- المعجم الكبير: الإمام أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني المتوفي 360ھ دار إحياء التراث العربي بيروت.

17- المعجم الاوسط: الإمام أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني المتوفي 360ھ دار إحياء التراث العربي بيروت.

18- المستدرك: امام محمد بن عبد الله حاكم المتوفى405 ھ دارالمعرفة.

19- حليه الاولياء: امام حافظ ابونعيم اصفهاني المتوفى430 ھ دارالكتب العلمية.

20- شعب الايمان: امام ابوبكر احمد بن حسين بيهقى المتوفى 458 ھ دار الكتب العلمية.

21- كتاب الزهد:الامام عبدالله بن مبارك مروزي المتوفي 181 ھ دار الكتب العلمية.

22- كتاب الزهد: الإمام أحمد بن حنبل المتوفي 241ھ دار الغد الجديد.

23- الفتاوى الهندية:علامه همام مولانا شيخ نظام المتوفي 1161 ھ و جماعة من علماء الهند دار الفكر.

24- الفتاوي الخانية: قاضي حسن بن منصور اوزجندي المتوفي 592 ھ بشاور.

25- رد المحتار:علامه سيد محمد امين ابن عابدين شامي المتوفي 1252 ھ كوئته.

26- فتح القدير:علامه كمال الدين بن همام المتوفي861 ھ كوئته.

27- الفتاوى الرضوية: الإمام أحمد رضا خان عليه رحمة الرحمن المتوفي 1340ھ رضا فاؤنديشن لاهور.

28- غمزعيون البصائر شرح الَاشباه والنظائر:علامه سيد احمد بن محمد الحموي المصري المتوفي 970 ھ ادارة القران كراتشي.

29- قرة العيون(مترجم):فقيه ابو الليث محمد بن احمد سمر قندي المكتبة المدينة.

30- العقد الفريد:الفقيه احمد بن محمد بن عبد ربه الاندلسي المتوفي 328 ھ دار الكتب العلميه.

31- تذكرة الحفاظ:الامام محمدبن احمد الذهبي المتوفي 748ھ دارالكتب العلميه.

32- احياء علوم الدين:ابو حامد امام محمد بن محمد غزالي المتوفي 505 ھ دار الصادر.

33- النهاية:الامام مجد الدين ابي السعادات المبارك بن محمد ابن كثير الجزري المتوفي 606ھ دار الكتب العلميه.

34- الكبائر:الامام محمد بن احمد بن عثمان الذهبي المتوفي748 ھ پشاور.

35- جہنم میں لے جانے والے اعمال،علامه ابو العباس احمد بن محمد بن حجرهيتمي المتوفي 974 ھ المكتبة المدينة.

36- ذم الهوي: الامام ابي الفرج عبدالرحمن بن الجوزي المتوفي 597 ھ پشاور.

37- اتحاف السادة المتقين:علامه سيد محمد بن محمد حسيني زبيدي المتوفي 1205 ھ دار الكتب العلمية.

38- تذكرة الاولياء:شيخ فريد الدين محمد عطار المتوفي 616/606 ھ انتشارات گنجينه تهران.

39- مناقب الامام الاعظم ابي حنيفة:الامام الموفق بن احمد المكي المتوفي 568ھ كوئته.

40- القول البديع:الامام حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاوي المتوفي902ھ مؤسسة الريان.

41- بهار شريعت:مفتي محمد امجد علي اعظمي المتوفي 568ھ المكتبة المدينة.

42- فيضانِ سنت:امير اهلسنت ابو بلال محمد الياس عطار قادري رضوى المكتبة المدينة.

43- چندے کے بارے میں سوال جواب: امير اهلسنت المكتبة المدينة.

فہرست

پیشکش مرکزی مجلسِ شوریٰ

سود کے خلاف جنگ
جاری رہے گی
اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ

برکتوں کے چور سود خور سود خور
قفلِ مدینہ لگا رہے گا
اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرّانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ۔ فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net